صرکم اللہ ببدر وانتم اذلہ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم | سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

بدر

BADR QADIAN

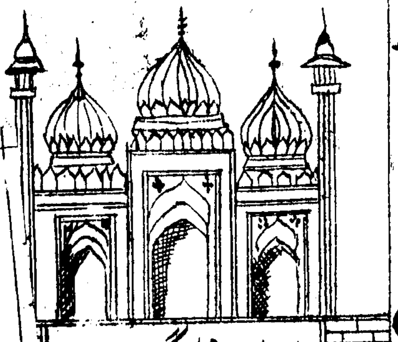

قادیان ضلع گورداسپور

درس قرآن مجید

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل | Reg. No. L. 661 | بنوش جرعہ وصالش زجام نوردین

معہ ضمیمہ درس قرآن مجید

جلد ۱۲ | ۷ شوال المبارک سنہ ۱۳۳۰ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۹ ستمبر سنہ ۱۹۱۲ء مطابق ۴ اسوج ۱۹۶۹ | چار روپے پیشگی | نمبر ۱۱ و ۱۲

ضعیف و مردہ دلی گر بقادیاں درا | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | کہ ہست محی موتیٰ کلام نوردین

مسیح موعودؑ کا کام کیا تھا؟

۱۸ جنوری ۱۹۰۵ء کو جب کہ میں قادیان کے ہائی اسکول میں ہیڈ ماسٹر تھا۔ میں نے حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت بابرکت میں ایک رقعہ لکھا تھا۔ جس کا اصل بمعہ جواب درج کرنا امید ہے کہ ناظرین کی دلچسپی کا موجب ہوگا۔

رقعہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضرت اقدس مرشدنا ومہدینا مسیح موعودؑ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

صاحبزادہ میاں محمود احمد کا نام برائے امتحان آج ارسال کیا جائے گا۔ جس فارم کی خانہ پُری کرنی ہے۔ اُس میں ایک خانہ ہے کہ اس لڑکے کا باپ کیا کام کرتا ہے۔ میں نے وہاں لفظ نبوّت لکھا ہے۔

کان میں طنین ہوتا ہے۔ گولیوں کا کھانا اگر مناسب ہو تو ارسال فرماویں۔ حضور کو بار بار تکلیف دیتے بھی شرم آتی ہے۔ اگر مناسب ہو تو اس کا نسخہ تحریر فرماویں۔ میں خود بنالوں۔ والسلام

حضور کی جوتیوں کا غلام
محمد صادق عفی اللہ عنہٗ
۱۸ جنوری ۱۹۰۵ء

جواب السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہٗ

نبوّت کوئی کام نہیں۔ یہ لکھ دیں۔ کہ فرقہ احمدیہ جو تین لاکھ کے قریب ہے۔ اس کے پیشوا اور امام ہیں۔ اصلاح قوم کام ہے۔ ×

غلام احمد عفی

پس میں نے اُس فارم پر انگریزی میں حضرت کا کام یوں لکھا

National Reformation & Leadership of Ahmadyya Sect (300,000 members)

نوٹ ۱۔ ایک دفعہ میں بیمار ہوگیا تھا۔ معدہ میں کچھ خرابی تھی۔ بخار ہو جاتا تھا۔ حضرت صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک نسخہ کے تازہ اجزاء ہر روز منگوا کر ایک گولی اپنے دست مبارک سے بنا کر مجھے بھیجتے تھے۔ اس سے اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دی۔ اس کے اجزاء اس وقت مجھے معلوم نہ تھے۔ بعد میں حضرت نے مجھے بتلا دیئے تھے۔ اڈیٹر۔

* * *

کلام امیر کا پہلا نمبر محض خدا کے فضل وکرم سے شائع ہوتا ہے۔ اور اس اخبار کے ساتھ اُن خریداروں کے نام روانہ کیا جاتا ہے۔ جن کی قیمت وصول ہو چکی ہے کیونکہ کلام امیر کی وصولی کے واسطے ایسا ہی قاعدہ مقرر کیا گیا ہے۔ بعض دوستوں کے خطوط آئے ہیں۔ کہ کلام امیر ہمارے نام جاری کیا جائے اور قیمت بذریعہ وی۔ پی وصول کی جائے۔ ایسے احباب کو پھر یاد دہانی کرائی جاتی ہے۔ کہ کلام امیر عموماً کسی کے نام وی۔ پی نہ کیا جائے گا۔ قیمت بذریعہ منی آرڈر آنی چاہیئے۔ یہی قاعدہ مقرر کیا گیا ہے اور اس کی پابندی بوجوہات چند ضروری معلوم ہوتی ہے

کلام امیر کی قیمت کا نقشہ درج ذیل ہے

	سیرامپوری کاغذ	عمدہ کاغذ
خریداران بدر کے لئے	عاَر	سے/
غیر خریداران بدر کے لئے	سے/	للعہ

اس دفعہ کلام امیر صرف عمدہ کاغذ پر ہی چھاپا گیا ہے وہی سب خریداروں کو روانہ کیا گیا ہے۔

اخبار میں جو کلام امیر درج ہوتا ہے وہ بدستور درج ہوتا رہیگا۔ نئے اوراق میں قرآن رمضان۔ بعض لطائف اور مباحث اور تاریخی حالات۔ اور حضرت کے سوانح کے حالات۔ روزانہ ڈاک۔ روزانہ ڈائری۔ نو مریدین۔ حضرت کے مکتوبات۔ اور ایسی چیزیں درج کی جائینگی۔ اور اس کے صفحات کا نمبر الگ دیا جائیگا۔

اخبار کے جن خریداروں کی قیمت اب تک وصول نہیں ہوئی اُن کے نام کا اخبار مجبوراً بند کیا جائیگا اور آئندہ کے واسطے قیمتوں کی پیشگی وصولی کا دستور بنایا گیا ہے۔

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر وپبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا)

اخبار قادیان و برادران احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق حضور کے معالج جناب ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کی تحریر ہم اس دفعہ شایع کرتے ہیں:۔

السلام علیکم:۔ ناسور بدستور ہے۔ کچھ کچھ مواد خارج ہوتا ہے۔ عام بدنی صحت الحمد للہ اچھی ہے۔

خلیفہ رشید الدین

اہل بیت: حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں بہمہ وجوہ خیریت ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ترقی معلومات و علوم عربیہ کی خاطر ملک مصر کو جا نیوالے ہیں غالباً ۲۵ ستمبر ۱۹۱۲ء کو یہاں سے روانہ ہوں گے۔ مولوی فاضل عرب عبد الحی صاحب آپ کے رفیق سفر ہوں گے۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے خیر و عافیت کیساتھ لیجائے۔ اور فائز و بامراد و صحت و سلامتی کے ساتھ واپس لائے۔ حضرت میاں صاحب نے انصار اللہ کے ممبروں کو جو چٹھی اس موقعہ پر لکھی ہے، اس کا اقتباس اسی اخبار بدر میں دوسری جگہ درج ہے۔ عرب صاحب کا ارادہ ہے کہ اس سفر میں مصری طرز قرایت قرآن شریف سیکھیں۔

حضرت خواجہ صاحب اس وقت بحیرہ روم میں ہوں گے اللہ تعالےٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ یہ بات غلط مشہور ہوئی ہے کہ خواجہ صاحب کو کسی غیر احمدی سیٹھ نے اپنے خرچ پر کسی مقدمہ کیلئے بھیجا ہے۔ ان کے اخراجات کا سبب کچھ ہی بنا ہو۔ اصلی بات تو یہ ہے کہ تبلیغ اسلام کا جو شوق ان کے دل میں ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو اطراف عالم میں پہونچا دینے کی جو تڑپ اُن کے اندر ہے وہی انہیں دور دراز جانیکے واسطے ذریعہ بنی ہے خدا کے فضل سے نکال دیتی ہے۔ الہٰم دفرد ۷ ستمبر کا لکھا ہوا جو خط خواجہ صاحب کا حضرت کی خدمت میں آیا ہے۔ اس کے یہ الفاظ ہیں:۔

آج بارہ بجے دن کے بعد از امتحان طبی داخل جہاز ہوتا ہوں بسم اللہ مجریہا و مرسیٰہا انی بی الغفور الرحیم۔ حضور کی دعا کی احتیاج ہے۔ دوسرا عریضہ عدن سے لکھوں گا۔
(عاجز خاکسار خواجہ کمال الدین بروز ہفتہ مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۱۲ء)

بابو غلام حسن صاحب اسٹیشن ماسٹر بہاولپور کے بیٹے چوہدری عبد الغنی سابق طالب العلم مدرسہ قادیان کو اللہ تعالےٰ نے فرزند نرینہ عطاء کیا ہے۔ حضرت نے نام عبد الباسط رکھا ہے جو حضرت کا اپنا ہی الہامی نام ہے۔ اللہ تعالےٰ **مبارک** کرے۔ بابو صاحب نے اس بچے کا عقیقہ وطن میں بھی کیا اور قادیان میں بھی خرچ بھیجکر کرایا۔

مرزا عبد الغنی صاحب داماد میر افتخار احمد صاحب کو بھی اللہ تعالےٰ نے فرزند نرینہ عطا کیا ہے۔ خدا **مبارک** کرے۔

حاجی محمد اعظم صاحب بمبئی سے اطلاع دیتے ہیں کہ آجکل جدہ کے جہاز کا کرایہ پچاس روپیہ سے پچہتر روپیہ فی کس ہے۔

ہمارے دوست **حاجی صاحب** کو حاجی نواب علی صاحب بھنڈی بازار کے مکان پر ملیں۔ دلالوں کے پاس نہ جائیں۔ اور جدہ میں سید جعفر کو ملیں۔ حاجی صاحب موصوف کی نصیحت ہے۔

میاں **احمد نور** صاحب تاجر کوہاٹ کیطرف سرحد پر تبلیغ کے کام میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کا ناصر ہو۔

حضرت مولوی **محمد علی** صاحب و ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کوہ مری پر تشریف فرما ہیں۔

برادرم ملک برکت علی صاحب احمدی لاہوری کو اللہ تعالےٰ نے **فرزند** نرینہ عطا کیا ہے۔ حضرت نے نام برکت اللہ رکھا ہے۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

بابو محمد اسمٰعیل صاحب نے بصیر پور سے کچھ کپڑے مساکین کے واسطے حضرت کی خدمت میں بھیجے ہیں۔

یادگیر علاقہ حیدر آباد دکن سے دو بھائی محمد ابراہیم صاحب و عبد الرحمٰن صاحب تشریف لائے ہیں۔

برادر برکت علی صاحب احمدی چک ۱۱ ضلع ہوشیار پور سے لکھتے ہیں کہ وہاں ایک **نئے احمدی** کے سبب نام کے مسلمان سب دشمن ہو گئے ہیں۔ یہانتک کہ احمدی زمیندار کو زمین بٹائی پر نہیں دیتے۔ اور ہر طرح سے دکھ دیتے ہیں احباب وہاں کے بھائیوں کی استقامت کیلئے دعا کریں۔

برادر وزیر خان صاحب احمدی اور یسر وسط ہند سے تعلق ملازمت قطع کر کے قادیان آ گئے ہیں۔

مخدومی ڈاکٹر رشید الدین صاحب کے مولود مسعود کا نام حضرت خلیفۃ المسیح نے عبد الرحمٰن رکھا ہے۔

مرزا خدا بخش صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ساتواں بیٹا عطا کیا ہے حضرت نے نام عبد اللہ رکھا ہے خدا مبارک کرے اور نیک بنائے۔

برادر فخر الدین صاحب نے کوئی میں **وعظ** کیا اور سلسلہ کی تبلیغ کی۔

حضرت نواب صاحب کے صاحبزادگان میاں عبد الرحمٰن و میاں عبد اللہ صاحبان کی **شادی** ۲۰ ستمبر کو علیگڈھ میں ہونیوالی ہے۔ اس تقریب پر حضرت ام المومنین صاحبزادگان حضرت مسیح موعود مالیر کوٹلہ تشریف لیگئے ہیں۔ نواب صاحب کی خواہش تھی۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ہی تشریف لیجاتے۔ مگر حضور بسبب ضعف و علالت طبع نہیں جا سکے۔ بعض خدام کو جانے کی اجازت دی۔ عاجز **راقم** بھی اس اخبار کی اشاعت سے قبل مالیر کوٹلہ پہنچے گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ مگر میرے پیچھے اخبار کے نکلنے میں کوئی ہرج نہ ہو گا۔

ان ایام میں جو احباب حضرت کی خدمت میں باہر سے حاضر ہوئے۔ ان میں سے بعض کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:۔
لاہور سے سید الطاف حسن صاحب سید نظیر حسن صاحب۔ بدوملی سے میاں غلام رسول صاحب مولوی محمد علی صاحب۔ پٹیالہ سے میاں عبد الصمد صاحب منشی مولا بخش صاحب۔ کپورتھلہ سے میاں عبد السمیع صاحب۔ بٹالہ سے میاں محمد حسن صاحب۔ محمد طفیل صاحب شیخ فضل حق صاحب شیخ عبد الرشید صاحب کاٹھ گڑھ سے چوہدری غلام محمد صاحب پوہلہ سے چوہدری غلام محمد صاحب۔ گھٹیالیاں سے سید نذیر حسین صاحب و دیگر برادران یمان سے میاں غلام نبی صاحب۔ سکھر سے شیخ نیاز احمد صاحب سمبڑیال سے میاں سراج الدین صاحب۔ دہرم کوٹ سے سید محمد حسن شاہ صاحب۔ عید پر لاہور سے شیخ رحمت اللہ صاحب اور چند دوست۔ فیض اللہ چک سے شیخ نیاز احمد صاحب وزیر آباد سے اور بعض قریب کے گاؤں سے تشریف لائے۔ ۱۳ ستمبر کو مجلس معتمدین کا اجلاس ہوا۔ عید یہاں جمعہ کے دن ہوئی بعض دوستوں نے عید کارڈ حضرت کی خدمت میں بھیجے۔ حضور نے اس بدعت اور فضول خرچی کو پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھا۔

صاحبزادگان **عبد الحی** اور **عبد السلام** بخیریت سفر کشمیر میں ہیں امید ہے کہ اب جلد واپس تشریف لادینگے اللہ تعالیٰ صحت و عافیت کیساتھ انہیں وطن میں پہونچائے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب نے ۶ ستمبر کے جمعہ میں مسجد اقصیٰ میں **خطبہ** پڑھتے ہوئے فرمایا:۔

دنیاوی لحاظ سے یورپ کے لوگ دوسرے ملکوں میں راحت کے سامان پھیلاتے ہیں اور مفید و مبارک بنتے ہیں تو ان کو ملک پر ملک مل رہا ہے۔ مسلمان نہ دنیوی آرام کسی کو پہونچاتے ہیں نہ دین خود سیکھتے اور دوسروں کو سکھاتے ہیں اس واسطے دکھ پر دکھ اٹھا رہے ہیں۔ یورپین فایدہ کا ایک ادنیٰ نمونہ گھڑی ہے۔ بعض دفعہ عین ضرورت کے وقت جب الارم والی گھڑی مجھے جگا دیتی ہے تو گھڑی بنانیوالے کے حق میں بے اختیار نیک دعا دل سے نکلتی ہے۔ حضرت موسیٰ نے اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے عصا کی تعریف میں دو نوں باتیں بیان کیں ہیں آپ اس پر ٹیک کرتا ہوں اور بکریوں کا اس میں فایدہ ہے بغیر اس کے کہ کوئی شے اپنی اور دوسروں کیواسطے مفید ہونی اسکو اپنے پاس نہیں رکھتا+

بدر منور

والدین کی خدمت کرو

فرمایا۔ ایک انگریزی خوان میرا دوست تھا اور بڑا امیر تھا مگر اپنے ماں باپ کو کچھ نہیں سمجھتا تھا۔ انہیں خرچ وغیرہ سے خدمت کسی قسم کی نہ کرتا تھا۔ لوگوں نے اس کے باپ کو کہا کہ آخر تیرا لڑکا ہے تو اس کے پاس جا۔ چنانچہ وہ شخص اپنے لڑکے کے پاس اپنی اسی غریبی کی حالت میں گیا۔ اور وہاں اس کی مجلس میں بیٹھ گیا۔ لیکن بہت ہی خستہ حالت میں تھا۔ کسی اور نے بڑی تحقیر سے کہا۔ کہ یہ کون ہے؟ امیر نے کہا ہمارا ایک واقف ہے۔ اس خستہ حال شخص نے پہلے پوچھنے والے کو کہا لڑکے کی طرف اشارہ کرکے کہ میں اس کا واقف نہیں۔ اس کی ماں کا واقف ہوں۔ اس طرح باپ کی ذلت کرنے والا خود ذلیل ہوا۔ آدمی کو چاہئے کہ اپنے والدین کی بہت عزت کرے۔

گاؤں کی زندگی

گاؤں کے لوگ دین و دنیا سے خالی رہتے ہیں۔ اسی لئے جو بڑے بڑے لوگ ہوتے ہیں۔ وہ شہروں میں رہنا پسند کرتے ہیں۔ زمینداروں میں ایک اور مشکل ہے کہ پچھلی رات باہر جاتے ہیں۔ سب دن وہاں ہی رہتے ہیں۔

مفسد احمدی نہیں

ایک شخص نے سوال کیا کہ ہمارے گاؤں میں ایک شخص بظاہر احمدی کہلاتا ہے۔ لیکن ہمارے آپس میں مقدمات کرواتا رہتا ہے۔ فرمایا۔ ایسے آدمی کو احمدی مت سمجھو۔ اگر سمجھو تو تمہاری غلطی ہے۔ میرے نزدیک ایسے لوگ اچھے نہیں۔ جو آپس میں لڑائیاں کراتے رہتے ہیں۔

خاکساری

ایک مریض نے (سرکار) کرکے اپنا مطلب بیان کیا۔ فرمایا۔ میں کوئی سرکار نہیں غریب آدمی ہوں پھر آہستگی سے فرمایا کہ میں غریب آدمی ہوں۔

صدقہ

ایک شخص نے خط لکھا کہ میری روحانی حالت اچھی نہیں۔ فرمایا کہ صدقہ و خیرات کرکے پھر دو رکعت نماز پڑھو۔ دعا کرو۔ اور استغفار کرتے رہو۔ میں دعا کرونگا

نجات

ایک شخص نے سوال کیا کہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کے ماننے کے بغیر نجات ہو سکتی ہے یا نہیں فرمایا اس کو لکھ دو کہ اگر خدا کا کلام سچ ہے تو نہیں ہو سکتی۔

ٹوٹا پیالہ

۲۰۔ مارچ ۱۹۱۲ء۔ اندر سے ٹوٹی ہوئی پیالی میں آپ کے پینے کے واسطے چائے آئی۔ تو آپ نے واپس کردی اور فرمایا کہ ٹوٹے ہوئے پیالے میں پینا منع ہے

شوق کتب

فرمایا مجھے کتابوں کا اسقدر شوق ہے کہ بعض کتابوں کے کئی کئی نسخے میرے پاس جمع ہو جاتے ہیں۔ ایک دفعہ اس قسم کی مکرر تفسیریں انجمن حمایت اسلام کو دی تھیں۔ پھر بہت ہو گئیں۔ وہ انجمن نعمانیہ کو دیدی تھیں۔ ارادہ ہے کہ اس سال میں پھر صفائی کردیں گے۔ اور نکال دیں گے۔

تعارض

فرمایا۔ مقولہ اِذَا تَعَارَضَا تَسَاقَطَا لغو ہے۔ بلکہ جب تعارض ہو۔ تو اُن دونوں میں غور کرنا چاہئے اُن میں سے ایک ضرور باطل ہو گا۔ اور ایک حق ہو گا۔ ایسا نہیں کہ دونوں ساقط ہو جاویں۔ ایک کہتا ہے کہ خدا ہے۔ دوسرا کہتا ہے کہ خدا نہیں ہے۔ تو اس کا نتیجہ یہ نہیں ہونا چاہئے کہ چلو یہ دونوں باتیں جانے دو۔ بلکہ ان دونوں قولوں کا خوب غور سے فیصلہ کرنا چاہئے۔ جو خدا کا کام ہو یا خدا کا کلام ہو۔ اس میں تعارض نہیں ہوتا۔ جو بات کان سُنتا ہے آنکھ کا حق نہیں کہ اس سے انکار کرے۔ اُس کا جدا کام ہے۔ اُس کا جُدا کام ہے۔

دجّال

فرمایا۔ حدیث میں آیا ہے کہ دجال جب مدینہ پر حملہ کریگا تو ایک شخص کو ماریگا اور دو ٹکڑے کر دیگا۔ اور پھر کہے گا کہ کیا یہ زندہ ہو سکیگا۔ وہ زندہ ہو کر کہیگا کہ تو ہی دجال ہے۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رؤیا ہے۔ مراد یہ ہے کہ اسلام کے ظاہر اور باطن کے ٹکڑے کردیگا اور کہیگا۔ کہ اب یہ زندہ نہیں ہو سکیگا۔

نصیر الدین

فرمایا۔ نصیر الدین طوسی کو میں نصیر الشرک کہتا ہوں۔ اس کے ساتھ دوسرا علقمی تھا۔ اس کا نام علقمی اس واسطے لیتا ہوں۔ کہ علقم کڑوے تُمّے (حنظل تلخ) کو کہتے ہیں۔ اصلی نام اور تھا۔ اس واسطے کہ ان دو شیعوں نے بغداد کی سلطنت تباہ کر دی تھی۔

زبانیں

فرمایا۔ مجھے زبانیں دو پسند ہیں۔ ایک اللہ کی سو عربی ہے۔ دوسری بادشاہ وقت کی سو انگریزی ہے۔

کوئی غریب احمدیہ خاتون جو اخبار پڑھنا چاہتی ہو

ایک احمدیہ خاتون کے نام اخبار جاری کرنے کے واسطے اخبار میں لکھا گیا تھا۔ سو ایک دوست کی مہربانی سے وہ اخبار جاری ہو گیا ہے۔ لیکن اس تحریک پر ایک اور معزز دوست کی قیمت پر کسی غریب خواندہ احمدیہ خاتون کے نام ایک اخبار جاری کیا جاتا ہے۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔ یہ پرچہ بلا ضمیمہ ہوگا۔

ضرورت ہے

(۱) دو احمدی نیک دیانتدار۔ خواندہ چست جوان خدمت گاروں کی۔ متاہل کو ترجیح دی جائیگی۔ مشاہرہ فی کس عہ خشک آئندہ عہ روپیہ تک ترقی کی امید۔ اگر محرری کے قابل ہوئے۔ تو کسی وقت محرر بن سکتے ہیں۔ اور اس طرح اور بھی ترقی ہو سکتی ہے۔

(۲) ایک قانون دان ملازم کی جو کسی وکیل کا منشی رہ چکا ہو اور ہوشیار اور کارگذار سمجھدار اور نیک ہو اور لیاقت عمدہ رکھتا ہو۔ مشاہرہ [illegible] سے [illegible] تک۔ احمدی کو ترجیح دی جائیگی۔

(۳) ایک احمدی ہاسپٹل اسسٹنٹ کی۔ اگر پنشنر ہو مگر کام کے قابل ہو۔ تو بھی مضائقہ نہیں۔ باقی شرائط بذریعہ خط وکتابت طے ہونگی۔ درخواست مع اسناد لیاقت و کارگذاری بہت جلد آنی چاہئیں۔

الراقم

خانصاحب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ

مجموعہ اشتہارات حضرت مسیح موعودؑ کا تیسرا حصّہ چھپ کر طیار ہو گیا ہے۔ جن اصحاب کو مطلوب ہو۔ جلد منگوا لیں قیمت فی نسخہ ۱۰ر ہے۔

ملنے کا پتہ۔ بدر ایجنسی قادیان۔ ضلع گورداسپور

خوشنما جائے نماز

یہ خوشنما جائے نمازیں جن پر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے نقشہ رنگ برنگ کے خوشنما اور صحیح سوتی ریشم سے کاڑھے گئے ہیں۔ جن کی تعریف اڈیٹر صاحب بدر کی لکھی ہوئی ناظرین اخبار میں پڑھ چکے ہیں۔ ایسی جائے نمازیں بہت کم دیکھنے میں آئی ہیں۔ یہ پائیدار سوا گز لمبی۔ پون گز چوڑی جن پر باخدا مسلمان صاحب نہایت فراخی اور سہولیت سے نماز پڑھ سکتے ہیں۔ حقیقت میں ان کی پائیداری اور خوشنمائی میں ولائت کوئی دقیقہ باقی نہیں رکھا ہے تو آٹھ دس برس تک بخوبی اس پاک چیز سے کام لے سکتے ہیں ہمارے یہاں انکی خوب مانگ آ رہی ہے اور مسلمان نہایت انہیں پسند کیا ہے ان کی قیمت فقط ایک روپیہ آٹھ آنہ رکھی گئی ہے جو کہ بالکل مفت کے برابر ہے بہت جلد آرڈر دیں تاکہ آئندہ آپ کو مایوسی کا جواب نہ ملے۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا تین عدد خریدار کو [illegible]

ایڈیٹوریل

فیصلہ آسمانی

آسمانی باتوں کی مثالیں بہت کچھ دنیوی حالات میں ملتی ہیں۔ جب کوئی سرکاری سپاہی کسی گاؤں میں جاتا ہے۔ تو ضرور ہے کہ وہ کسی ظالم اور بدکاروں کے واسطے خوف اور کسی مظلوم اور نیکوکار کے واسطے خوشی کا موجب ہو۔ بدکار اُس سے بھاگتے ہیں گالیاں سُناتے ہیں۔ اور بدکاروں کے مظہر گاؤں کے کتے سب سے اول اس پر بھونکنا شروع کرتے ہیں بلکہ عوام کو اُس کے آنے کی خبر بھی انہی سے لگتی ہے۔ یہی حال روحانی ماموروں کے آنے کے وقت ہوتا ہے۔ ہر ایک متکبر جفاکار اس کے مقابلہ کے لئے اُٹھتا ہے۔ اور اپنے گھمنڈ میں جوش مارتا ہے کہ اُسے کچل ڈالے مگر پرانے شیطان کی طرح آخر اُس کا اپنا ہی سر کچلا جاتا ہے۔ ایسا ہی تمام انبیاء کے وقت ہوتا آیا ہے۔ اور یہی واقعہ حضرت مسیح موعودؑ کے وقت میں بھی ہوا۔ سب سے پہلے تو پنجاب کے ہی علماء اُٹھے۔ کسی نے یہاں سر نکالا اور کچلا گیا۔ کوئی وہاں اُٹھا اور مارا گیا۔ کوئی چندروزہ اُبال کھاکر سوڈا واٹر کی جھاگ کی طرح ٹھنڈا ہو کر بیٹھ گیا۔ سب نے باری باری اپنا حصہ پورا کیا۔ آجکل یہ جوش بہار کے علاقہ میں بہت اُبال کھا رہا ہے۔ وہاں کسی مولوی نے جو بسبب بزدلی اور نامردی کے اپنا نام ظاہر کرنے سے ڈرتا ہے۔ ایک رسالہ چھاپا ہے جس کا نام فیصلہ آسمانی رکھا ہے۔ یہ تو کسی کو جرأت ہوئی نہیں۔ کہ ایک نسخہ اس رسالے کا یہاں بھی بھیج دیتا۔ اس واسطے ہمیں اس کے دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا۔ مگر آئے دن کے اشتہارات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں زیادہ تر مرزا احمد بیگ والی پیشگوئی کا ذکر کیا ہے کہ وہ پوری نہیں ہوئی۔ اور بہار کے ناواقف لوگوں کی نگاہ میں وہ رسالہ گویا معلومات عجیبہ کا ذخیرہ ہے۔ آئے دن اُس کے متعلق اشتہارات نکلتے ہیں کہ آؤ مرزائیو! جواب دو۔ کوئی اشتہار مونگیر سے نکلتا ہے کوئی بھاگلپور سے۔ کوئی دربھنگہ سے۔ غرض عجب طوفان بے تمیزی کھڑا ہو رہا ہے۔ حیرانی کی بات ہے۔ کہ جن کتابوں پر اعتراض کرتے ہوئے یہ رسالے لکھے جاتے ہیں۔ ان کو تو کوئی پڑھتا ہی نہیں۔ اور اعتراضوں کو خوب گھوٹا جاتا ہے۔ ان لوگوں کی وہ مثال ہے کہ مجھے ایک انگریز عورت ملی۔ کہنے لگی کہ اسلام میں لکھا ہے کہ عورتوں کی روح نہیں ہوتی وہ بہشت میں نہ جائیں گی۔ میں نے پوچھا۔ کہاں لکھا ہے۔ تو وہ ایک پادری کی کتاب اُٹھا لائی۔ میں نے کہا یہ اسلام کی کتاب نہیں۔ پادری کی کتاب ہے۔ اسلام کی کتاب قرآن شریف ہے۔ ایک قرآن شریف منگوا کر اُسے وہ آیات دکھائی گئیں جن میں عورتوں کے نیک اعمال کمانے اور مثل مردوں کے جزائے خیر پانے کا ذکر ہے۔ تب وہ شرمندہ ہو کر قائل ہوئی۔ سو یہی حال ہمارے غیر احمدی لوگوں کا ہے کہ حضرت صاحب کی کتابیں تو پڑھتے نہیں۔ اور اگر کسی نے اُن پر کوئی اعتراض کیا ہے تو وہ ضرور پڑھ لیتے ہیں۔ اصل کو پڑھتے نہیں۔ اور اُس کافر عورت سے بھی زیادہ ڈھیٹ ہیں۔ کیونکہ وہ تو اپنی غلطی معلوم کرکے شرمندہ ہو گئی۔ مگر یہ کبھی شرمندہ بھی نہیں ہوتے۔ کس دلیری سے جھوٹ بولا جاتا ہے کہ احمد بیگ والی پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ حالانکہ احمد بیگ پیشگوئی کی میعاد مقررہ کے اندر سب سے اول مر گیا۔ اور وہی پچھلوں کے واسطے توبہ و استغفار اور گریہ وزاری کا موجب ہو کر ان کے لئے بچاؤ کا موجب ہوا۔ حضرت مرزا صاحب کسی کے ہلاک ہونے میں خوش نہ تھے۔ مخالفین کی سخت دلی نے ان کو ایک تماشہ دکھایا۔ جب وہ گھبرائے اور رونے چلانے لگے اور مخالفت چھوڑ دی تو اصل مطلب حل ہوا۔ بقیہ عذاب کو خدا نے معاف کیا۔ اگر اسی کا نام وعدہ خلافی ہے۔ تو پھر بڑے وعدہ خلاف تمہارے خیال میں قیصر جارج ہو رہے جن کی سرکار نے کسی کو دس سال کی قید دی تھی۔ اور کسی کو پانچ سال کی۔ اور کسی کو دو سال کی۔ اور کارونیشن کے دنوں میں ہنوز ان کی قید کے وعدہ کے دن پورے نہ ہوئے تھے کہ اُن کو چھوڑ دیا۔ ہمارے اندھے مخالف مولویوں کے نزدیک تو شائد یہ بھی وعدہ خلافی ہوگی۔ مگر دُنیا کے کُتے ہیں۔ یہاں تو نام لیتے ڈرتے ہیں کہ کہیں سرکاری مہمانی کی روٹی نہ کھانی پڑ جائے۔ لیکن یاد رکھیں کہ دُنیا روزے چند ہے۔ آخر خدا کے حضور پیش ہونا ہے۔ وہاں ان کو پتہ لگیگا۔ کہ جو سلوک احمد بیگ کے پس ماندگان کے ساتھ ہوا۔ وہ ان کے ساتھ ہو تو اچھا ہے۔ یا ان کے معاملہ میں کسی درگذر سے کام نہ لیا جائے تب یہ خوش ہوں گے۔

الغرض احمد بیگ والی پیشگوئی پوری ہوئی اور ضرور ہوتی بعض اس کے مطابق ہلاک ہوئے۔ بعض نے توبہ اور نرم دلی سے فائدہ اُٹھا لیا۔ لیکن میں فیصلہ آسمانی کے گمنام یا بے نام مولوی اور اُس کے ساتھ ڈھول بجانے والوں سے پوچھتا ہوں کہ اچھا تم یہ بتلاؤ۔ کہ ہر ایک کام دُنیا میں کسی فائدے اور غرض کے واسطے ہوتا ہے۔ تم جو اس بات پر زور دیتے ہو۔ کہ یہ پیشگوئی تمہارے خیالات کے مطابق پوری ہوتی۔ بالفرض اسی طرح پوری ہو جاتی۔ تو کس فائدے اور کس نتیجے کے واسطے؟ اس کے اُس رنگ میں پورا ہو جانے سے تمہاری کون سی نیک غرض پوری ہو جاتی۔ پیشگوئیوں کا فائدہ تو یہ ہوتا ہے کہ اس کو پورا ہوتا ہوا دیکھ کر لوگ ایمان لائیں اور نجات پائیں۔ مگر جن ضدی بے ایمان لوگوں نے صدہا نبوتوں کو پورا ہوتے ہوئے دیکھ کر ایمان کی طرف رُخ نہیں کیا۔ ان سے یہ امید کیونکر ہو سکتی ہے۔ کہ اس ایک بات کو اپنے خیال کے مطابق پورا ہوتے ہوئے دیکھ کر مان لیں گے۔ اگر وہ ماننے والے ہوتے۔ تو لیکھرام کی موت۔ آتھم کا بچنا اور پھر مرنا۔ چراغدین جمونی کی ذلت کی موت۔ مقدمات میں فتوحات۔ آسمانی گولے کا نشان۔ کوریا میں جاپانی سلطنت۔ تقسیم بنگال کی منسوخی۔ اور صدہا ایسے نشانات ان کو راہ راست پر لانے کے واسطے کم نہ تھے۔ مگر جب خدا نے دیکھا کہ اُن کے واسطے ڈرانا نہ ڈرانا۔ نشان دکھانا یا نہ دکھانا برابر ہو رہا ہے۔ تو فِیْ قُلُوْبِھِمْ مَّرَضٌ فَزَادَھُمُ اللّٰہُ مَرَضًا والی بات اُن پر صادق آئی۔ اگر ان لوگوں میں ذرا بھی انصاف اور حق کی محبت ہوتی۔ تو وہ پہلے قرآن اور احادیث کی پیشگوئیوں کی تصدیق کرتے حضرت مسیح موعودؑ نے جو نشان دکھلائے ہیں۔ ان سے فائدہ اُٹھاتے۔ تب خدا ان پر رحم کرتا۔ اور جو بات ان کی سمجھ میں نہیں آتی وہ بھی خدا انہیں سمجھا دیتا۔ صرف اعتراض کر لینا کچھ شے نہیں۔ عیسائی اور آریہ ہزاروں اعتراض اسلام اور بانی اسلام پر کرتے ہیں۔ مگر وہ جھوٹے ہیں۔ اور ایسا ہی خدا کے مسیح کے ساتھ دشمنی کرنے والے بھی جھوٹے ہیں۔ وقت قریب ہے کہ خدا انہیں یہودیوں کی طرح ذلت کے گڑھے میں گرائے جہاں سوائے رونے اور دانت پیسنے کے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ اپنے دل سے فیصلہ آسمانی گھڑ کر اپنے جی کو خوش کر لینا اور بات ہے۔ مگر سچا آسمانی فیصلہ خود ظاہر ہے۔ کہ ایک شخص نے خدا سے حکم پا کر دُنیا کو پیغام راستی اور نیکی کا دیا۔ زمانے کے علماء اور کبراء نے اُس کی مخالفت۔ عداوت۔ ذلت اور ہلاکت کے لئے سارا زور لگایا۔ مگر اُس کا کچھ بگاڑ نہ سکے۔ اُس نے سب پر فتح پائی۔ اور دشمنوں کے دیکھتے دیکھتے چار لاکھ کی جماعت کا سردار بن گیا۔ یہ ہے آسمانی فیصلہ۔ جو خدا نے کرکے دکھلا دیا

اور اس وعدے کو پورا کیا۔ کہ میں اپنے رسولوں کی نصرت کرتا ہوں۔ اب تم اپنے گھر میں بیٹھے ہزار آسمانی فیصلے لکھو تمہارے مُنہ کی پھونکوں سے خدائی نور بُجھ نہیں سکتا۔

انقلاب عظیم

مصنفہ مسٹر شیر علی خان صاحب سرخوش لاہور۔ ولائت میں تو ایسی بہت کتابیں لکھی جاتی ہیں۔ مگر غالباً ہندوستان میں یہ اپنے طرز کی پہلی کتاب لکھی گئی ہے اس کتاب میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ کہ آج سے ۸۸ سال بعد یعنی ۲۰۰۰ عیسوی میں سارے کرہ ارض پر اتحاد انسانی کا ایسا غلبہ ہوگا۔ کہ ایک ہی بین الاقوامی سلطنت۔ ایک عام فہم زبان۔ ایک مشترک اخلاقی مذہب قائم ہو جائیگا۔ اور اس اتحاد کا بڑا ذریعہ سائنس کی ترقی ہوگا۔ ہر زمانہ میں جب کوئی قوم یا سلطنت یا زبان یا علم بہت ترقی کرنے لگتا ہے تو دُنیاداروں کی نگاہ موجودہ حالات کو ایک مستقل رفتار میں دیکھ کر یہ قیاس کر لیتے ہیں۔ کہ اب یہی حالت تمام جہان پر عنقریب حاوی ہو جانے والی ہے۔ مگر سچ تو یہ ہے کہ خدا کی باتیں خدا ہی جانے۔ آئندہ کے واسطے نبوت کرنا اللہ تعالیٰ کے رسولوں کا ہی کام ہے۔ جب سلاطین بنو امیہ نے ایران سے اسپین تک کے ملک فتح کر لئے۔ اور فتح بھی ایسے کہ ان ملکوں کے رسم و رواج۔ زبان۔ مذہب سب کچھ بدل ڈالا۔ اس وقت کون قیاس کر سکتا تھا کہ اس طاقت کو روکنے والی کوئی شئے دُنیا میں ہے۔ لیکن جب خدا کو اُن کے عمل ناپسند آئے۔ تو سلطنت کو تباہ ہوتے ہوئے بھی کچھ دیر نہ لگی۔ یورپ کا موجودہ تقلب فی البلاد دنیوی نظر کو اس انقلاب عظیم کا یقین دلاتا ہے مگر یہ کچھ شئے نہیں۔ اس زمانہ میں مذہب کو اختلاف کا باعث قرار دیکر درمیان سے اُٹھانے کی سعی کی جاتی ہے۔ مگر اُس کے عوض میں قومیت کی جو تفریق پیدا کی جا رہی ہے۔ وہ ایسی ہے کہ کبھی ملکوں کے درمیان یگانگت پیدا ہو ہی نہیں سکتی۔ مذہب دو ملکوں کو ایک اسٹیج پر کھڑا کر سکتا ہے۔ مگر قومیت کا جھگڑا کبھی ایسا نہ ہونے دیگا۔ قومیت کا تفرقہ اصل جہالت کا بقیہ ہے۔ جس کو مٹانے کی کوشش صرف اسلام نے کی ہے۔ بہرحال مسٹر سرخوش کی کتاب کسی [illegible] کی طرح موجودہ حالت زمانہ کا ایک بہت عمدہ نقشہ کھینچتی ہے۔ پیشگوئی کے رنگ میں وہ غلط ہو یا سچ۔ اس میں شک نہیں کہ زمانہ حال کی سوشل اور پولیٹیکل رفتار کی وہ ایک عمدہ تصویر ہے۔

اس کتاب میں ایک جگہ سلسلہ احمدیہ کا ذکر بھی اس رنگ میں کیا گیا ہے کہ اس کی سرعت اشاعت کا سبب اس زمانہ کے ذرائع اشاعت ہیں۔ یہ بات درست ہے۔ تار۔ ریل۔ اور ڈاک نے مسیح موعودؑ کی بڑی خدمت کی ہے لیکن اصل بنیاد اس ترقی کی حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء کی صداقت۔ دعائیں اور توجہ ہے جو منشاء ایزدی کے تحت اپنا کام کر رہی ہیں۔ اور یہ کتاب بھی اگر مدت تک دُنیا میں قائم رہی تو زمانے کو دکھا دے گی کہ باتیں وہی سچی ہیں جو خدا کے مرسل نے وحی الٰہی کے ذریعہ سے دُنیا پر ظاہر کیں۔ باقی سب خیالات اور قیاسات ہیں اور بس۔ کتاب صاحب مصنف سے لاہور کے پتہ پر مل سکتی ہے۔ قیمت کتاب پر درج نہیں۔

ٹریکٹ سیریز

اخبار میں ناظرین نے پڑھا تھا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیحؓ کی یہ خواہش معلوم ہوتی ہے کہ ہمارے دوست اشاعت دین کے واسطے چھوٹے چھوٹے رسالے لکھکر کثرت سے شائع کریں اس آواز کو لبیک کہتے ہوئے سب سے اول چھپا ہوا کاغذ جو ہمارے پاس پہنچا ہے وہ ایک نوجوان دوست محمد مبارک اسمعیل صاحب متعلم بی۔ اے کلاس اسلامیہ کالج لاہور کا شائع شدہ ہے جس میں حضرت مسیح موعودؑ کا مذہب ان کے اپنے اشعار میں لکھا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس نوجوان کے اخلاص و محبت میں برکت دے۔ ہمارے خیال میں یہ اشتہار کی صورت ہے۔ ایسے مضامین رسالہ کی صورت میں چھوٹی تقطیع پر ہونے چاہئیں۔ اور عام فہم کرنے کے واسطے فارسی۔ عربی عبارتوں کا ساتھ ترجمہ ہونا چاہئے۔ بہرحال یہ اشتہار بیرونی احباب مذکورہ بالا پتہ پر آدھ آنہ کا ٹکٹ بھیج کر لاہور سے منگوا سکتے ہیں۔

نکاتِ فخر

برادر فخر الدین صاحب ملتانی نے کیا خوب لکھے ہیں۔

(۱) آنحضرت سے قبل انبیاء مختص بالزمان و مختص المکان ہوتے تھے۔ کوئی نبی کسی ملک کے لئے کوئی کسی کے لئے۔ آنحضرت خاتم النبیین سارے جہان کے لئے آئے۔ ایسا ہی امت مرحومہ کے مجددین مختلف اوقات میں مختلف ضرورتوں اور مختلف ملکوں کے لئے آتے رہے۔ بالآخر خاتم الخلفاء حضرت مسیح موعودؑ سارے جہان کے لئے تشریف لائے۔

(۲) اگر آنحضرت کو خدا نے مصیبت کے وقت غار میں چھپایا اور مسیح کو اپنے پاس آسمان پر بُلا لیا۔ تو پھر ان دونوں میں سے زیادہ پیارا کون ہوا؟ غیر احمدی جواب دیں۔

(۳) آنحضرت نے آنے والے مسیح موعود کو نبی کہا کسی پہلے نے ہی آنا تھا۔ تو وہ تو پہلے ہی نبی تھا۔ اُس خصوصیت کے ساتھ نبی کہنے کی کیا ضرورت تھی؟

(۴) علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کے مصداق وہی لوگ ہو سکتے ہیں جو ملہم ہوں۔ ورنہ تشبیہ تام نہ ہوسکیگی۔

(۵) جو صاحبان کہتے ہیں کہ ہم مرزا صاحب کو راستباز جانتے ہیں مگر بیعت نہیں کرتے انہیں کُونُوا مَعَ الصَّادِقِیْن کا تاکیدی حکم سُنانا چاہئے۔ ×

ایک مولوی صاحب

نے اس عاجز سے گنگا برج پر سوال کیا کہ آپ نے مرزا صاحبؑ کو مسیح موعودؑ اور ابن مریمؑ کیونکر اور کس دلیل سے مان لیا۔ اس احقر نے نہایت ادب اور رفیق طریق سے مولوی صاحب کی خدمت میں عرض کیا۔ جیسا کہ مولوی صاحب آپ نے اپنے والدین۔ نانا نانی کو جان لیا اور مان لیا۔ اسی طرح میری روح بدن نے اس روح اللہ کو اصیل مسیحؑ کی شکل میں دیکھ لیا اور مان لیا۔ پھر نہ بولے مگر کچھ بڑبڑائے کہ جو قابل ذکر نہیں۔ میں بھی کار سرکار میں مصروف رہا۔ اور بات نہ کی۔ والسلام

خاکسار کبیر الدین احمد اکبر آبادی سکرٹری انجمن احمدیہ محلہ بشیرت گنج لکھنؤ

خطوط حضرت خلیفۃ المسیحؓ

ہم نے ارادہ کیا ہے کہ خدا تعالیٰ توفیق دے تو حضرت خلیفۃ المسیحؓ کے خطوط جو احباب کے پاس جمع ہوں لیکر کلام امیر کی ذیل میں چھاپ دیئے جائیں۔ پس جس کسی دوست کے پاس کوئی خط ہو وہ ہمیں اصل یا نقل بھیجدے۔ اصل نقل کرکے واپس کر دیا جائیگا۔ اگر کوئی پرائیویٹ بات ہوئی۔ تو ایسے الفاظ درمیان میں سے نہیں چھاپے جائیں گے اس سے خط بھیجنے والوں کو ثواب ہوگا اور عوام کو فائدہ ہوگا۔

* * *

بدر کا بقایا جن صاحبان کے نام ہے ان کا اخبار مجبوراً بند کیا جاویگا ۔

ویرانے کے بادشاہ سے اکمل کا مکالمہ

کیوں تجھے کہتے ہیں اُلّو تو تو دانشمند ہے
خلط سے نفرت تجھے تنہا سدا رہتا ہے تو
اک عداوت سی تجھے معمورۂ عالم سے ہے
اسقدر بیگانگی بھی کیا ہو آدم زاد سے
روشنی سے بھاگتا ہے یہ عجب اندھیر ہے
تیرا اُلو پن یہی ہے روشنی سے بھاگنا
چھوڑ دے اس کو بلائیں ہوتی ہیں ظلمات میں
دیکھ سورج کے ذریعے جلوۂ عالم کو تو
کیا عجب مضمون ہے قدرت کے منشی نے لکھا
ایسی ایسی پیاری پیاری صورتیں دیکھیگا تو
ایسے ایسے پھول خوشرنگ اور کچھ ایسی بہار
زندگی کا لطف تاریکی میں کچھ ہوتا نہیں
خیر تو نافہم ہے اسواسطے معذور ہے
عقل والا ہو کے تاریکی سے کرتا ہے پیار
آسمانِ حق پہ سُورج تو چڑھا ہے دیر کا
ہر طرف پھیلا ہوا ہے نور اس خورشید کا
خوف یوں کرتا ہے دانشمند کی امید کا
اور کہتا ہے کہ مجھ کو روشنی ہے ناپسند
کاش اسے معلوم ہوتا روشنی کیا چیز ہے
روشنی میں ہم نے دیکھی روئے جاناں کی جھلک
یعنی وہ نور محمدؐ مصطفےٰ نورِ خدا
روشنی میں زندگی ہے اور تاریکی میں موت
امتیاز نور و ظلمت میں ہے مسلم کی حیات

چھوڑ کر ہنگامۂ محفل بہت خورسند ہے
اور کسی ویران گوشے میں پڑا رہتا ہے تو
شکوۂ ناسازگی طنبورۂ عالم سے ہے
دیکھنا تک بھی گوارا ہو نہ چشم صاد سے
کچھ نظر آتا نہیں اس کا سبب اندھیر ہے
دن دہاڑے سوتے رہنا اور شب کو جاگنا
وہ ملیگا دن میں جو تو ڈھونڈتا ہے رات میں
اور پڑھ اخبار ہستی کے ذرا کالم کو تو
دیکھتے ہی بول اٹھیگا مرحبا صد مرحبا
ایسی ایسی اچھی اچھی مورتیں دیکھیگا تو
قدرت صانع پہ ہو جائے گا سو جاں سے نثار
اکمل باہر کہ دانشمند کچھ کھوتا نہیں
"آدمی" کیوں آدمیت سے نہایت دور ہے
جیب میں موجود ہے نقدی مگر کھائی ادھار
پر بڑا اندھیر ہے گیا دن ہے اندھیر کا
باندھ کر آنکھیں مگر بیٹھا ہے طالب دید کا
یہ محرّم چاہتا ہے چھوڑ کر دن عید کا
میں اندھیرے میں رہوں گا اپنی آنکھیں رکھ کے بند
بالمقابل اس کے تاریکی بہت ناچیز ہے
ہاں وہی ہیں منتظر کچھ لوگ جن کے اب تک
مال و دولت چیز کیا ہے جان بھی اس پر فدا
اس سے مل جائیگا تو صد آتش ہو جائیگا فوت
یعنی نیک و بد جو پہچانے وہی پائے نجات

آدمی ہو کر جو اُلو ہو بڑا بد بخت ہے
سچ کہا اکمل نے گو یہ لفظ قدرے سخت ہے

*

حقیقی حکمت

یہی ہے کہ انسان اپنی حقیقت کو سمجھے اور اپنی عقل ناقص کو (جس کا نقص روزمرہ مشاہدہ میں آتا ہے) وحی و الہام کا تابع رکھکر اسرار کائنات میں بقدر واجب غور و خوض کرے اور ایاز قدر خود بشناس کے قابل قدر مقولے کو اپنا دستور العمل بنائے اس کے خلاف عمل کرنا حکمت نہیں بلکہ جہالت و سفاہت میں داخل ہے ؎

اے کہ بر ماندہ یورپ جہاں باشی | حیف باشد اگر از جملہ ایشاں باشی
حیف اگر از اثر فلسفۂ مغربیاں | منکر فلسفۂ سنت و قرآں باشی
مسمر از شعبدۂ جلوہ دہر بنہی | منکر معجزۂ موسےٰ عمراں باشی
از ہیبال صدا فسانہ و دستاں گوئی | جاہل از معرکہ ہائے شہ مرداں باشی
از خداوند جہاں یاد نیاری گاہے
روز و شب خود بہ پرستاری سلطاں باشی (شبلی از وطن)

*

اقتباس از خط میاں صاحب بنام ممبران انجمن انصار اللہ

میرے اس خط لکھنے کی ایک بڑی وجہ میرا ایک ارادہ ہے۔ واللہ المستعان اور وہ یہ ہے کہ میں کچھ دنوں تک چند ماہ کے لئے ہندوستان سے باہر مصر جانا چاہتا ہوں انشاء اللہ حضرت خلیفۃ المسیحؓ نے اجازت دیدی ہے۔ اور ستمبر کے آخر میں خدا نے چاہا۔ تو میں یہاں سے رخصت ہو جاؤنگا۔ خدا خوب جانتا ہے کہ کون کون زندہ ملیگا اور کہ ہماری ملاقاتیں دوبارہ اس دنیا میں ہوں گی یا اگلے جہان میں اسلئے میں نے مناسب سمجھا کہ کہ آپ لوگوں کو جنھوں نے خاص طور سے میرے ساتھ عہد اخوۃ باندھا ہے یہاں سے جاتی دفعہ اپنے درد دل سے آگاہ کرتا جاؤں شاید کسی دل میں وہ آگ جو میرے دل میں ہے کچھ اثر پیدا کرے اور وہ دین کی کس مپرس حالت میں اسکی مدد کرے کیسا افسوس اور کیسے غضب کی بات ہے کہ محمد رسول اللہ فداہ ابی و امی جیسے انسان کی دنیا ہتک کر رہی ہے۔ قرآن شریف جیسی کتاب سے تمسخر کر رہی ہے اور لوگ خواب غفلت میں پڑے ہیں۔ ہمارے دل کیوں مر گئے اور ہماری غیرتیں کہاں گئیں خدا را کمر ہمت کسو اور اپنے اپنے رنگ میں اسلام جیسے خوشنما اور سچے مذہب کو دنیا کے سامنے پیش کر کے لوگوں سے پوچھو تو سہی کہ آخر اس میں کونسا نقص دیکھا کہ جس سے تمہیں یہ شکوک پڑ گئے۔ اگر اللہ تعالےٰ نے چاہا تو میں ڈیڑھ ماہ تک یہاں سے کچھ مدت کے لئے رخصت ہونگا میں امید کرتا ہوں کہ آپ لوگ نہایت محبت اور پیار سے کام کرتے رہینگے بلکہ آگے سے زیادہ اور بہت زیادہ کوشاں رہینگے میرا دل ہر وقت آپ لوگوں کے ساتھ رہیگا اور جس طرح یہاں میں آپکے لئے دعائیں کرتا ہوں اللہ تعالےٰ سے توفیق چاہتا ہوں کہ وہ ان سے بڑھ کر دعائیں مانگنے کی وہاں توفیق دے آپس میں محبت سے رہو اور سلسلہ میں اور پیار قائم رکھنے کی کوشش کرو میرے لئے وہ نہایت خوشی کی گھڑی ہوگی جب مجھے معلوم ہو گا کہ آپ لوگوں کی کوششوں سے سلسلہ میں محبت اور پیار کی ترقی ہوئی ہے۔ اللہ تعالےٰ ایسا ہی کرے میرا جانا گو بہت حد تک اپنی صحت کی درستی اور عربی کی تحقیق کے لئے ہے لیکن اللہ تعالےٰ سے امید کرتا ہوں کہ وہ تبلیغ کے لئے بھی کوئی نہ کوئی راہ کھولدیگا۔ علاوہ ازیں کچھ اور اسباب بھی ہیں جنکا ذکر کرنا شاید مناسب نہ ہو۔ اب میں آپ لوگوں سے رخصت ہوتا ہوں اللہ تعالےٰ آپ لوگوں کا اور ہماری جماعت کے سب لوگوں کا خواہ کوئی ہوں کسی ملک کے رہنے والے ہوں عورت ہوں مرد ہوں بچہ ہوں بڈھے ہوں حافظ و ناصر ہو۔ آمین ثم آمین۔ دنیا کے لئے نافع اور بابرکت وجود بننے کی کوشش کرو خدا تمہارے ساتھ ہو۔

خاکسار مرزا محمود احمد

*

جنوبی امریکہ میں مسلمانوں کی تعداد

جمہوریہ ارجنٹائن میں ...... تین ہزار پانسو ہیں
برازیل .... ایک لاکھ چھ سو
چلی .... ایک سو پچاس

کیوبا	دو ہزار پانسو	پیراگوئے	تین سو
میکسیکو	ایک ہزار پچاس	پیرو	پانسو
یوروگوئے	پانسو	ٹرینیڈاڈ	دس ہزار پانسو
برٹش گائنا	اکیس ہزار تین سو	فرنچ گنی	ایک ہزار پانسو
جمیکا	تین ہزار	ڈچ گنی	تین ہزار

(البشیر)

منشی پیر بخش کی کتاب پر ایک سرسری نظر

لاہور کے کسی منشی پیر بخش صاحب نے سلسلہ حقہ احمدیہ پر حملہ کرنے کے واسطے ایک کتاب لکھ کر اپنی عمر کے آخری ایام میں اپنی عاقبت کے واسطے کچھ توشہ طیار کیا ہے۔ کتاب ویسی ہی ہے جیسے حق کے مخالف لکھا کرتے ہیں اور ایسے کئی ایک منشی لکھ چکے ہیں۔ میاں معراج الدین صاحب نے اس کتاب پر ایک ریویو لکھا ہے جو ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ ایڈیٹر

کل شام کے وقت ایک آشنا نے مجھے منشی پیر بخش صاحب پنشنر پوسٹماسٹر لاہور بھاٹی دروازہ کا مؤلفہ رسالہ موسومہ معیار عقائد قادیانی دیا۔ دیباچہ میں یہ بات دیکھ کر کہ مؤلف صاحب کو حضرت اقدس مسیح موعود کی تصنیفات مطالعہ کرنے کا بہت شوق تھا۔ لیکن ایام ملازمت میں کم فرصتی کی وجہ سے نہ پڑھ سکے اور اب پنشن پاکر انہوں نے چار یا پانچ کتابیں پڑھی ہیں۔ خیال تھا کہ وہ کوئی معقول بات پیش کرینگے لیکن ان کا یہ رسالہ دیکھ کر ان کی اسلام فہمی پر نہایت افسوس پیدا ہوا۔ جس نقص میں منشی صاحب مبتلا ہوئے ہیں وہ ان کا خاصہ نہیں بلکہ وہی ایک عام اور مشترک نقص ہے جس میں ان کے ہم خیال لوگ گرے ہوئے ہیں +

یہ ایک عام غلطی ہے کہ جس شخص کے حالات اور عقائد کے متعلق تحقیقات منظور ہو اس کی کل تصانیف کو مطالعہ کئے کے بغیر ہی اس پر اعتراض لکھنے بیٹھ جاتے ہیں اور اعتراضات کے لکھنے میں اپنے دل کے جمے ہوئے قضیئے قائم کرکے اور مصنف کے مطالب و مفہومات کو بالائے طاق رکھ کر خود تراشیدہ دعوے جما کر اسکی مخالفت میں لکھنا شروع کر دیتے ہیں اور امانت اور دیانت کی راہ کو چھوڑ دیتے ہیں۔ اور یہ بھی نہیں سوچتے کہ اس سے ہم اپنے ہی مسلمات کی بیخ پر کلہاڑا رکھ رہے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کی نسبت لا تقربوا الصلوٰۃ والی ضرب المثل مشہور ہے۔ یہ کیسے ظلم کی بات ہے کہ یہ لوگ وہاں ہاتھ جا اڑاتے ہیں جہاں ان کا تیغ علم پہنچ ہی نہیں سکتا۔ اور یہ قرب قیامت کے نشانات میں سے ایک نشان ہے +

یہی حال منشی پیر بخش صاحب کا بھی ہے۔ انہوں نے بھی صرف پانچ کتابیں مطالعہ کرکے اپنے لئے قطعی فتویٰ لکھ دیا ہے۔ ان کتابوں میں سے سب سے بڑی کتاب جو معرض اعتراضات بنائی گئی ہے وہ ”براہین احمدیہ“ ہے لیکن افسوس کہ منشی صاحب کو یہ خیال نہیں رہا کہ یہ تو وہ کتاب ہے جس کی نسبت ان کے مسلمہ عالم فاضل مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب نے اشاعۃ السنہ نمبر ۱ جلد ۷ صفحہ ۱۶۹ میں لکھا ہے کہ یہ ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں تالیف نہیں ہوئی اور تاکیدی فتویٰ دیا کہ ہر مسلمان اس کو ضرور خریدے۔ اور تمام علماء و رؤساء اسلام نے اس کی بہت قدردانی کی۔ اس کتاب کو بنائے اعتراضات میں رکھ کر منشی صاحب اپنے مسلمات کی عزت کو ضائع کر رہے ہیں۔ باقی رہی دوسری چار کتابیں۔ باقی کی ساری کتابوں کو پڑھے بغیر صرف ان چاروں پر اعتراضات کا انحصار کرنا نقص عظیم ہے۔ لیکن اگر ہم ان باتوں سے درگذر بھی کریں تو ہمیں یہ دیکھ کر اور بھی افسوس ہوتا ہے کہ معترض صاحب نے ہوائے نفس کو صورت الفاظ دیگر عبارات معترض علیہ کو قطع برید کرکے اپنے مطالب کا جامہ پہنا کر قضیئے قائم کئے ہیں اور پھر ان کے جواب میں بیفائدہ وقت کو ضائع کیا ہے +

دراصل بات یہ ہے منشی صاحب اپنی نوکری کے کاموں میں کچھ ایسے مستغرق رہے ہیں کہ ان کو کچھ علم نہیں کہ دنیا میں کیا ہوتا رہا وہ تو قصہ اصحاب کہف کے اس شخص کی مانند ملازمت کی نیند سے پنشن کی بیداری پاکر وہی پرانے سکہ کے دراہم لاکر نازاں ہو رہے ہیں۔ جو بیسیوں دفعہ دلائل قاطعہ سے مسترد ہو کر بیکاری کے ٹوکرے میں ڈالے جا چکے ہیں۔ لیکن چونکہ ہمارے سلسلہ کا فرض ہے کہ ان کی غلط فہمیوں اور ناتوان باتوں کو دور کیا جائے اس لئے انشاء اللہ تعالےٰ عنقریب ان کے رسالہ کا جواب ان کو پہنچ جائے گا۔ اس جگہ ہم ان کی تمہید اول کے متعلق کچھ لکھتے ہیں +

تمہید اول کے پیرا اول میں انہوں نے اس بات پر زور دیا ہے کہ ہر ایک مصلح کو اس کی تعلیم سے شناخت کرنا چاہیئے۔ اگر اس کے قول و فعل شریعت کے خلاف ہوں۔ تو اس کے دعویٰ اور بلند پروازیوں پر یقین نہیں لانا چاہیئے خواہ وہ سچ مچ رسی کے سانپ بنا دکھائے یا ہوا میں اڑے اور پانی پر چلے اور اگر کوئی تنازعہ بپا ہو تو کلام اللہ اور کلام رسول کی طرف رجوع کرنا چاہیئے۔ منشی صاحب کی یہ باتیں بے شک ایسی ہیں کہ جن کے ساتھ ہم کو اتفاق ہے۔ لیکن اب سوال یہ ہے کہ کیا انہوں نے اس رسالہ کے لکھنے میں اس اصول کو مدنظر رکھا ہے ؟

جہاں تک ہم نے ان کے اس رسالہ کو پڑھا ہے ہمیں معلوم ہوا ہے کہ وہ اپنے اصول پر کاربند نہیں رہ سکے۔ وہ لکھتے ہیں کہ شرک بالنبوۃ جائز نہیں اور اس کے معنے یہ کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ کیونکہ وہ خاتم النبیین تھے۔ اول تو یہ اصطلاح ان کی ایجاد ہے۔ لیکن ہمیں اس سے سروکار نہیں کیونکہ لکل ان یصطلح کا اختیار موجود ٹھہرا ہوا ہے۔ البتہ امر غور طلب یہ ہے کہ جو معنے اپنی اس اصطلاح کے وہ قائم کرتے ہیں صحیح ہیں کہ نہیں اور اس امر کو انہوں نے قرآن کریم اور رسول اللہ صلعم سے فیصلہ کرایا ہے کہ نہیں ؟ +

اسلام کا یہ اصولی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنی ذات اور صفات میں ازلی ابدی اور حی و قیوم ہے اس کی ذات و صفات پر نیند۔ اونگھ۔ تکان اور بیکاری کبھی غالب نہیں ہوتیں۔ یہ جائز نہیں کہ کوئی خاص صفت اس کی کسی زمانہ میں کام کرتی ہو۔ اور پھر کسی وقت وہ معطل اور بیکار ہو جائے۔ اگر وہ سمیع و بصیر تھا تو اب بھی سنتا اور دیکھتا ہے اور ہمیشہ سنتا دیکھتا رہے گا۔ اگر وہ اپنے بندوں سے کلام کرتا تھا تو اب بھی وہ کلام کرتا ہے اور آئندہ ہمیشہ تک کلام کرتا رہے گا۔ اور جبکہ یہ امر منشی صاحب مانتے ہیں کہ جن لوگوں کے ساتھ اللہ تعالےٰ ہمکلام ہوتا ہے ان کو نبی کہا جاتا ہے تو نبوت کے سلسلہ کو مسدود سمجھنا پرلے درجے کی گستاخی ہے کیونکہ اس سے خدا تعالےٰ کی وہ صفات جو انبیاء کے پیدا کرنے اور ان کو نشو و نما دینے اور ان سے ہمکلام ہونے کے متعلق ہیں ان سب کا بیکار ہو جانا تسلیم کرنا پڑتا ہے اور یہ ناممکن ہے +

اس کے علاوہ قرآن کریم پر حدیث حاکم نہیں ہو سکتی۔ حدیث کو قرآن کریم سے خادمانہ تعلق ہے۔ اور قرآن کریم اختلاف سے پاک ہے۔ قرآن کریم کی ان آیات پر غور فرماویں۔ اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ؕ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ ؕ اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ ؕ مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ +

یہ ظاہر ہے کہ سورہ کوثر میں حضور سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مخالفوں کے اس اعتراض سے بچایا گیا ہے۔ کہ ان کے ہاں کوئی بیٹا نہیں۔ اور یہ کہا گیا ہے کہ بے اولاد (ابتر) تو تیرا دشمن ہے۔ اب یہاں کوثر ابتر کے مقابل میں آکر صاف طور پر یہی معنے دیتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ابتر نہیں بلکہ آپ کو بہت اولاد دیجائیگی اور اس لئے شکرانہ میں نمازیں پڑھنے اور قربانی کرنے کا حکم دیا گیا ہے جو ایسی نعمت کے عطا ہونے پر معمول اہل اسلام ہے +

دوسری آیت میں لکھا ہے کہ محمد (صلعم) تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں۔ گویا یہاں آپ کے بیٹا موجود ہونے کی نفی کی گئی ہے ایک طرف یہ نفی اور دوسری طرف دشمن پر ابتر ہونے کا انذار۔ اگر انہیں معنوں میں [illegible] تو دونوں مساوی ہو جاتے ہیں لیکن وہاں کوثر نے تسلی دیدی اور یہاں لیکن کلمہ استدراک کے آنے سے نفی کا تدارک یوں کر دیا گیا کہ اس (محمد صلعم) کی شان معمولی انسانوں سے بہت بڑھ کر ہے کیونکہ وہ رسول اللہ ہے اور نبیوں کی مہر ہے یا نبیوں پر مہر لگانے والا ہے کیونکہ دونوں قرأتیں خاتم کی مسلم ہیں +

اب منشی صاحب اس کو ڈاکخانہ کے پارسلوں کی مہر نہ سمجھیں بلکہ یہ مہر تصدیق ہے۔ اور مہر لگانے سے کسی چیز کا بند یا مسدود [illegible] نہیں کیا جا سکتا [illegible]

آجکل کے عدالتی کاغذوں پر بھی مُہر کو سند کے لئے لگایا جانے کا دستور برابر جاری ہے۔ اس مُہر سے مُراد یہی ہے کہ چونکہ آپ رسول اللہ ہیں اس لئے آپ کو روحانی اولاد دی جائے گی اور وہ نبی ہونگے۔ اور اسکی شناخت یہ ہے کہ آپ کی مُہر کے بغیر کوئی نبی نہیں ہوسکے گا۔ یعنے اسلام کی اتباع کے بغیر کسی کو شرف نبوت عطا نہیں کیا جائے گا۔ اور کبھی دوسرے گھرانے میں آیندہ کوئی نبی نہ ہوگا +

جب قرآن شریف میں انا ارسلنا الیکم رسولاً شاھداً علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا سے آنحضور صلعم کا مثیل موسٰے ہونا ثابت ہے اور موسٰے کی امت میں نبیوں کا وجود مسلم ہے اور علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل سے علماء امت محمدیہ کا مثیل انبیا بنی اسرائیل ہونا ثابت ہے تو نبوت کے انقطاع اور انسداد پر کونسی دلیل پیش کرسکتے ہیں۔ اور اگر یہ اعتراض ہو کہ کانبیاء بنی اسرائیل کا یہ مطلب نہیں کہ وہ نبی ہی ہو جاتے ہیں بلکہ وہ محض مرتبہ کا بیان ہے تو یہ بھی غلط ہے کیونکہ اگر یہاں مماثلت سے کچھ اور مطلب لیا جانا جائز سمجھا جاوے تو پھر مماثلت موسٰی اور آنحضرت صلعم کے موقعہ پر بھی وہی مطلب لینا پڑے گا اور یہ صریح بطلان ہے +

الغرض ان چند اشارات سے قرآن وحدیث کے وثوق پر یہ بات ہے کہ سلسلہ نبوت منقطع نہیں ہوا۔ اور کسی شخص پر آنحضرت صلعم کی امت میں نبی کا رتبہ پانے سے شرک فی النبوۃ کا جرم عائد نہیں ہو سکتا۔ اگر شرک فی النبوۃ ایسا ہی جرم ہے تو حضرت ہارونؑ تو سب سے بڑے مجرم شمار ہونے چاہئیں اور دیگر انبیائے بنی اسرائیل بھی پھر اسی جرم کے مرتکب ہیں۔ رہا لا نبی بعدی سو اسکے متعلق پھر عرض کیا جائے گا۔ لیکن اس جگہ اتنا کہدینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ یہ حدیث قرآن کریم کے مقاصد کو اپنا پابند نہیں کرسکتی اور خاتم النبیین کا مزعومہ مفہوم موجب انقطاع نبوت نہیں ہو سکتا۔ یہ تو آیندہ نبیوں کے وجود پر خود ایک دلیل ہے۔ کیونکہ تصدیق اور سند کے لئے مہر یا مُہر لگانے والے کا موجود ہونا مفعول یعنے جس چیز پر مُہر لگائی جاتی ہے اس کے وجود کا گواہ ہے اور اوپر ثابت ہو چکا ہے کہ وہ امت محمدیہ کے علماء ہیں +

منشی صاحب کی دوسری تمہید کا مجمل جواب تو اوپر آچکا ہے کہ جبکہ سلسلہ نبوت بعد از حضرت خاتم النبیین منقطع نہیں ہوا۔ تو وحی۔ الہام وکشف کا انقطاع بھی مانا نہیں جا سکتا۔ رہی کیفیت مزاجیہ سو اس کے ساتھ ہمیں کوئی سروکار نہیں۔ یہ تو منشی صاحب کا ذاتی تجربہ ہوگا اور بمصداق المرء یقیس علی نفسہ۔ دوسروں کو بھی ایسا ہی سمجھ لیا ہے۔ یہاں تو اس قسم کی ہذیان زیر بحث نہیں سچے الہامات۔ مکاشفات اور وحی زیر بحث ہے

ایک بات اس جگہ لکھنا ضروری معلوم ہوتی ہے کہ ص [illegible] پر منشی صاحب نے ایک حدیث لکھی ہے جس کو حدیث قدسی کہا ہے جس کا مطلب یہ لکھا ہے کہ رسول اللہؐ فرماتے ہیں کہ "میں بھی تو انسان ہی ہوں جب تم کو تمہارے دین کی کسی بات کا حکم ہو تو اُس کو مان لو اور جب کوئی بات اپنی رائے سے کہوں تو بیشک میں بھی انسان ہوں" اب قرآن کریم میں آپکی نسبت آیا ہے۔ وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی۔ ایسا ہی اور بہت آیات سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچتی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تمام حرکات وسکنات اللہ تعالےٰ کی رضامندی کے لئے اور اُسکی حفاظت میں ہوتی تھیں اور آپ کا کلام ہوائے نفس سے نہیں بلکہ وحی الٰہی سے ہوتا تھا۔ اور آپ تمام انبیا سے بڑھ کر عصمت الٰہیہ کے ظل میں رکھے گئے تھے۔ اور اسوہ حسنہ ہیں۔ یعنے زندگی کے ہر شعبے میں آپ کی ذات بابرکات ہمارے لئے فرخ اسوہ ہے۔ اگر اسوہ میں خطا اور گناہ کے ارتکاب کو جائز سمجھا جاوے تو پھر وہ خدا کی رضا کا اسوہ نہیں ہوسکتا اور یہ حدیث منشی کے معنوں کے لحاظ سے قرآن شریف کی نصوص کے معارض پڑتی ہے۔ اور جو حدیث قرآن کے معارض ہو وہ واجب العمل نہیں ہو سکتی +

تیسری تمہید میں منشی صاحب اپنے معلومات کے دائرے کو اپنے بزرگوں سے بھی وسیع دکھلانا چاہتے ہیں ان کے بزرگ تو مسیح ومہدی موعود پر ایمان لانے کو جزو ایمان قرار دیتے آئے ہیں۔ اور یہ لکھتے ہیں کہ مسیح علیہ السلام کا نزول وصعود اور حیات وممات جزو ایمان نہیں۔ ہمیں معلوم نہیں کہ منشی صاحب نے جزو ایمان سے کیا مطلب سمجھ رکھا ہے۔ اگر قرآن وحدیث کا ماننا جزو ایمان ہے اور یہ مسائل ان میں مندرج ہیں تو کیا وجہ ہے کہ ان کو اجزائے ایمانی سے خارج کیا جائے اور اگر قرآن وحدیث بمصداق یومنون ببعض ویکفرون ببعض کلاً یا جزاً جزو ایمان نہیں تو پھر یہ امر دیگر ہے اور ایسا عقیدہ رکھنے ولے کو ہم خدا کے سپرد کرتے ہیں +

منشی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یہ الزام لگایا ہے کہ وہ ممات مسیح ثابت نہیں کرسکے۔ اور انہوں نے سیاق وسباق قرآنی میں یعنے الفاظ میں تصرف کیا ہے اور بعض جگہ تقدیم وتاخیر الفاظ قرآنی کرکے معنے اپنے مفید مطلب کرتے ہیں +

افسوس ہے کہ منشی صاحب نے الزام تراشنے میں ذرا بھی انصاف سے کام نہیں لیا۔ ہم اُن کی خدمت میں ادب سے عرض کرتے ہیں کہ اگر انہوں نے نیک نیتی سے یہ اعتراض لکھا ہے تو وہ ہمیں بتائیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کس جگہ قرآنی الفاظ کو مقدم موخر کیا ہے۔ اور اپنے مفید مطلب معنے لیکر مسیح کی موت کو ثابت کیا ہے۔ اے منشی صاحب اگر آپ نے تقدیم وتاخیر کا الزام حضرت مرزا صاحب پر ثابت نہ کیا تو یاد رہے کہ آپ ان لوگوں میں سے شمار ہونگے جن کی نسبت قرآن کریم بار بار فرماتا ہے +

× × × × × × × ×

جیسا کہ منشی جی نے ازالہ اوہام کے حوالہ سے لکھا ہے یہ سچی بات ہے کہ ہمارے مطاع ومخدوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ فرمانا "کہ مسیح کے اُترنے سے انکار مستوجب کفر نہیں" صحیح ہے۔ کیونکہ ہمارا قرآن ہمیں بتاتا ہے مسیح کا آسمان پر چڑھنے کا اعتقاد غلط ہے اور چونکہ وہ چڑھا نہیں اس لئے اُس کے اُترنے سے انکار کیونکر موجب کفر ہوسکتا ہے۔ منشی جی کا یہ سمجھ لینا کہ اس سے مراد خود مسیح موعود ہیں محض غلط ہے۔ یہ ایک فرضی قضیہ اپنی ہوائے نفس سے جماکر منشی جی نے ناحق کاغذ سیاہی اور وقت کا اصرار کیا ہے۔ بحوالہ عبارت صفحہ ۲۹۶ ازالہ اوہام آیات متشابہات پر ایمان لانا چاہیئے اور ان کی حقیقت کو حوالہ بخدا کر دینا چاہیئے۔ منشی جی لکھتے ہیں کہ بقول مرزا صاحب اب تو کوئی جھگڑا نہیں رہا۔ حضرت مسیح کی آیات پر ایمان لاویں اور تمام اعتراضات محال عقلی کے کہ جسد عنصری کے آسمان پر نہیں جا سکتا اور نہ زندہ رہ سکتا ہے اور نہ نزول بالجسد کرسکتا ہے حوالہ بخدا کردیں۔ یہاں بھی منشی جی کی حالت پر افسوس آتا ہے کہ وہ آیات متشابہات اور آیات واقعات ومحکمات میں تمیز نہیں کرسکتے۔ انہوں نے ازالہ اوہام کی اُس ساری تشریح کو نہیں پڑھا جو اس ضمن میں کی گئی ہے۔ مسیح کی رفع کی آیت میں تو چند واقعات متعلقہ مسیح کا مذکور ہے اور رافعک بعد از متوفیک مشروط ہے اور قرآنی الفاظ کی ترتیب میں تقدیم وتاخیر جائز نہیں۔ اور آپ کی مسلمہ حدیث میں متوفیک کے معنے ممیتک لکھے ہوئے موجود ہیں پھر کونسی وجہ ہے کہ اس کو متشابہات میں سے سمجھ لیا جاوے کیونکہ یہ صاف واقعات ہیں کہ متوفیک یعنے ممیتک یعنے ممات مسیح کا واقعہ سب سے پہلے اور رفع کا واقعہ اس سے بعد اور دوسرے دو واقعات بالترتیب اسکے بعد ہیں۔ رفع کے ساتھ بجسدہ العنصری الی السماء کا شمول تو منشی جی کی تصنیف ہے۔ قرآن کریم موجود پڑا ہے غور کریں کہ رفع کے ساتھ کہیں بھی آسمان اور جسم عنصری کا ذکر نہیں۔ قرآن کی آیات کے ساتھ اپنے منگھڑت الفاظ شامل کرکے مفید مطلب معنے نکالنا تو اس کو کہتے ہیں جو منشی صاحب کر رہے ہیں۔ اگر وہ رفع کے ساتھ قرآن کریم میں لفظ آسمان دکھلادیں تو ہم اُنکی کچھ مالی خدمت کرنے کو بھی طیار ہیں +

پیارے منشی جی خدا کے لئے انصاف کرو مسیح ناصری ابن مریم کے زندہ آسمان پر جانے سے اسلام کو کیا فائدہ ہوسکتا ہے۔ اور قطع نظر سوال فائدہ کے آپ کے پاس کونسی قرآنی آیات اُس کے آسمان سے اُترنے اور صحیح حدیث اُس کے آسمان پر چڑھنے کے ثبوت میں ہیں۔ دیکھو قرآن کریم اُس کے مرجانے کی مختلف آیات میں خبر دیتا ہے۔ ما المسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل۔ اور وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل دونوں آیات میں لفظ خلت مشترک ہے اور آیت اول میں اس کے یہی معنے لئے جاتے ہیں کہ قبل مسیح جتنے

رسول آئے وہ سب بلا استثنےٰ فوت ہوگئے اور واقعات تاریخ بھی اسی کی شہادت دیتے ہیں۔ پھر وہی لفظ جب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پہلے رسولوں پر بولا جائے تو اس کے معنے وہی لئے جائینگے یعنے یہ کہ تمام مرسلین قبل از حضرت سرور کائینات محمد مصطفےٰ (صلعم) بلا استثنےٰ فوت ہوگئے۔ ایسا ہی بخاری جلد ۲ باب واذکر فی الکتاب مریم الخ کے اخیر میں بروایت حضرت ابن عباس رضؓ حدیث لکھی ہے جس میں آنحضرت سرور کائنات فرماتے ہیں۔ فاقول کما قال العبد الصالح عیسی بن مریم۔ وکنت علیھم شھیدًا ما دمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم وانت علی کل شیء شھید الخ اس حدیث میں دو باتیں قابل غور ہیں۔ ایک تو یہ ہے آنحضرت صلعم فرماتے ہیں کہ میں وہی بات کہوں گا جو عبد صالح عیسی بن مریم نے کہی تھی۔ لفظ کہے تھے یعنے (کما قال) سے یہ ظاہر ہو رہا ہے کہ یہ آنحضرت صلعم سے پہلے کا واقعہ ہے جو کسی گزشتہ زمانہ میں گذر چکا اور اس میں مسیح فرماتے ہیں کہ فلما توفیتنی پس جب تو نے مجھ کو مار لیا۔ تو گویا مسیح کا مرنا آنحضرت صلعم سے پہلے کسی زمانہ میں تسلیم ہوا ہے۔ اور یہ بات کہ یہ واقعہ روز قیامت کے متعلق ہے۔ اسوقت فیصل کی جائے گی۔ جب منشی جی اس کو اپنی طرف سے پیش کرینگے۔ کیونکہ ممکن ہے کہ اپنی کمزوری کو خود محسوس کر بیٹھے ہوں۔ اور بحث تحصیل حاصل کا کام ہو۔ اپنی دوسری شق کہ عیسائی قوم کا بگڑنا مسیح کی موت کے بعد شروع ہوتا ہے۔ اور اگر یہ ثابت ہو جائے کہ ان کی قوم بگڑ چکی ہے تو اس سے پہلے ان کی موت مسلم ہو جاتی ہے اور عیسائی قوم کا اسلام سے بہت پہلے بگڑ جانا ثابت ہے بلکہ اسلام کا اپنا تشریف لانا ہی اس قوم کے بگڑنے کا ثبوت ہے پس یہ سلسلہ موت مسیح پر ایک مضبوط دلیل قائم کر دیتا ہے ؛

احادیث نزول کی طرف دیکھنے سے صاف پتہ ملتا ہے کہ آنے والا مسیح امت محمدیہ میں سے ہوگا۔ بخاری جلد ۲ باب نزول المسیح میں حدیث کیف انتم اذا انزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم۔ صاف اس بات کی گواہ ہے کہ مسیح موعود امت محمدیہ میں سے ہوگا۔ "انتم" اور "فیکم" میں مسلمان مخاطب ہیں۔ اور "فیکم" سے صاف انحصار اس بات کا پایا جاتا ہے کہ وہ امت محمدیہ میں سے ہوگا۔ اور پھر امامکم منکم نے اس کی پوری تشریح کر دی ہے کہ مسیح موعود تمہارا امام تم میں سے ہی ہوگا ؛

پس ان تمام باتوں سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر نہیں چڑھے اور نہ ہی کوئی واقعہ صعود الی السماء کی شہادت دی گئی بلکہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے فوت ہوگئے اور اُن کے بگڑ جانے کے بعد اسلام دُنیا میں آیا۔ اور جس مسیح کے آنے کا وعدہ دیا گیا ہے۔ اس کا امام۔ حکم وعدل اور امت محمدیہ میں سے ہونا ثابت ہے ؛

منشی صاحب نے واقعہ صلیب کے متعلق بھی ایک عجیب کہانی بیان کی ہے۔ اور اُس کی نسبت لکھتے ہیں کہ اس پر اجماع امت ہے۔ ہم اُن سے دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ اجماع امت کے وہ کیا معنے سمجھتے ہیں۔ کیونکہ دُنیا سے اسلام میں سب سے پہلا اجماع تو مسیح کی موت پر ہُوا تھا۔ آنحضرت سرور کائنات صلعم کی وفات کے موقعہ پر حضرت عمر رضؓ کی حالت بیقراری اور حضرت ابابکر صدیق رضؓ کا صحابہ کو جمع کرکے وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم پر زور سے خطبہ فرمانا اور خلت کو موت کے محل پر تشریح کرنا۔ اور سب کا بلا اختلاف سنتے رہنا اور کسی کا یہ نہ بول اُٹھنا کہ آپ تو تمام رسولوں کو مردہ بتا رہے ہیں لیکن ان میں سے مسیح تو زندہ ہیں۔ کافی ثبوت اسبات کا ہے کہ امت محمدیہ کا سب سے پہلا اجماع اسی مسئلہ پر ہُوا تھا ؛

منشی صاحب غور فرماویں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ امام مالک۔ ابن حزم۔ ابن قیم۔ بخاری وغیرہم رحمت اللہ علیہم اجمعین۔ وفات مسیح کے قائل ہیں اور یہ اصحاب اُن مفسرین سے بہت زیادہ عزت وقعت اور اعتبار کا استحقاق رکھتے ہیں۔ جن کا منشی جی بار بار ذکر کرتے ہیں ؛

منشی جی کی یہ عجیب فلسفی ہے کہ مسیح کو صلیب پر چڑھا کر باریک حکمتوں سے اُس کی جان بچانا خدا تعالےٰ کے لئے مشکل اور محال تھا لیکن ایک بے گناہ فرشتے کو انسان بنا کر اُس کو مسیح کی شکل دیکر صلیب پر چڑھوا کر مروا دینا جائز ہوگیا۔ یہ عجیب کرشمہ خدائی ہے کوئی ان منشی جی سے دریافت کرے کہ آپ کے پاس اس کے جواز کا کیا ثبوت ہے تو سوائے اس کے کیا جواب دینگے۔ کہ ایسا ہونا ممکن ہے۔ لیکن گزشتہ واقعات پر امکان کا اشتباہ ڈالکر عبور کرنا ممکن نہیں۔ سوال تو صرف یہ ہے کہ روایت اور شہادت سے کیا واقعہ ثابت ہوتا ہے۔ اور وہ صرف یہی ہے کہ مسیح صلیب پر چڑھائے گئے لیکن وہ اُس کے مار ڈالنے پر قادر نہ ہوسکے اور اُن کو یہ اشتباہ ہوگیا کہ گویا مسیح مرگئے ہیں ؛

منشی جی نے انجیل کی طرف بھی رجوع کیا ہے اور حکیمانہ عقلمندی سے اس بات پر زور دیا ہے کہ پسلی چھید کر امتحان کرنے سے جو لہو اور پانی یہ نکلا تھا وہ مسیح کے مردہ ہونے کی دلیل تھی۔ ان سے کوئی پوچھے کہ مُردوں کی لاشوں کو زخم کرنے سے کبھی لہو بھی نکلا کرتا ہے۔ اصل میں یہ بیچارے معذور ہیں نہ تو خود اچھی طرح اپنے دین کو پڑھا ہے۔ نہ حضرت اقدس میرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کی کتابوں کا ہی مطالعہ کیا ہے اور نہ ہی انجیلوں کو عبور کیا ہے۔ چند سطحی باتوں کو لیکر جلدی سے کتاب لکھنے کی طرف دوڑ پڑے ہیں۔ منشی جی انجیلوں کی یہ بات کہ بھالا مارنے سے لہو بہ نکلا تھا مسیح کی زندگی پر ایک قطعی دلیل ہے۔ لہو ایسے مُردوں کبھی نہیں بہتا بلکہ زندوں سے نکلتا ہے۔ بیشک جا کر تحقیقات کرلو۔ اور اُس کے صلیب سے زندہ اُترنے میں تو موجودہ عیسائی مذہب کا [illegible] مسائل کا مرکر اُٹھنا کفارہ شمار کرتے ہیں۔ اور کفارہ موجب قیام و نجات مذہب عیسائی ہے جب اُس کا صلیب سے زندہ اُترنا ثابت ہو تو نہ کفارہ رہتا ہے اور نہ ہی مذہب عیسائی زندہ رہتا ہے۔ اس کی تفصیل کے لئے کتاب مسیح کی صلیب کا چشمدید گواہ ملاحظہ کریں ؛

توفی کے معنوں پر بھی ان کا زور محض کم علمی کی وجہ سے ہے۔ چلو جہاں توفی کا مفعول ذی رُوح ہو اور فاعل خدا ہو تو اس کے معنے غیر از موت کچھ اور دکھادیں ؛

ہم ان کی اس متکبرانہ تحریر کو نظرانداز کرتے ہیں جس میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ضلع سیالکوٹ میں ۱۵ روپے ماہوار کی ملازمت کو نہایت حقارت کے انداز سے بیان کیا ہے۔ کیونکہ اس ملازمت کو حقارت سے دیکھ کر منشی جی نے نہ صرف اپنی پگڑی اُتار ڈالی ہے بلکہ حضرت سرور کائنات صلعم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عزتوں کو بھی ہاتھ جا مارا ہے کیونکہ ہمارے سرور عالم محمد مصطفےٰ صلعم نے خدیجۃ الکبریٰ رضؓ کی ملازمت اور موسیٰ علیہ السلام کی دس سالہ عمر گذر یا ین سب اسی حقارت آمیز انداز کے نیچے آجاتے ہیں۔ اور منشی جی حضرت اقدس کی ملازمت کے متعلقہ اور اُس کے بعد کے واقعات جو لکھے ہیں اُن پر معلوم نہیں کہ ولا تقف مالیس لک بہ علم کی چادر کہاں تک ڈالی ہے۔ ہم تقاضا کرنے کا حق رکھتے ہیں کہ اُس پر اُن سے شہادت طلب کریں لیکن اس کو بھی ہم فی الحال حوالہ بخدا کرتے ہیں اور آپ کے افتراء ان کے لئے چھوڑ دیتے ہیں ؛

منشی جی ہم تو آپ کی ذات کے متعلق کہ ڈاک خانہ سے کیوں آپ کی تبدیلیاں ہوتی رہیں اور کیوں انجمن حمایت اسلام سے علیحدگی کا انتظام کیا گیا اور لاہور کی گلیوں میں آپ کیا کچھ کرتے پھرتے تھے لکھنا کمینہ پن سمجھتے ہیں اور نہ کچھ جواب میں سننا چاہتے ہیں لیکن افسوس کہ منشی جی نے باوجود اس کے کہ حضرت مسیح موعود کی تصانیف پڑھنے اور اُن کے حالات کا مطالعہ کرنے کی طرف صرف دو چار ماہ سے ہی رجوع کیا ہے۔ غیب دانی کا بھی دعوی کر دیا ہے کیونکہ اس پیرانہ سالی میں وہ وثوق کے ساتھ کہتے ہیں کہ گویا حضرت میرزا صاحب ممدوح کی آمدنی ناجائز اور حرام تھی۔ ہماری سمجھ میں اس قسم کے اعتراضات کوئی شریف دل نہیں کر سکتا۔ اے منشی پیر بخش صاحب اگر آپ مرد میدان ہو تو تم میدان میں آکر ثابت کرو کہ حضرت میرزا صاحب نے اپنی آمدنی کو نفسانی خواہشات پر صرف کیا۔ اور دین کا کوئی کام نہیں کیا۔ آپ تحقیقات کرو۔ دیکھو۔ سوچو اور سمجھو اور خدا سے خوف کرکے اپنے مُنہ سے وہ بات نکالو جو آپ کے مسلمات پر زد نہ کرتی ہو۔ کیا سمجھتے ہیں کہ آپ پنشن لیکر اب خدا کی گرفت میں نہیں آسکتے ؛

آپ کا یہ بھی عجیب فلسفہ ہے کہ پانی اور خاک دو سفلی عنصر عقلاً آگ اور ہوا اور رُوح میں جذب اور مغلوب ہو کر عالم بالا کو جا سکتے ہیں۔ پہلے تو عالم بالا اور آسمان میں

زق بیان فرمائیے۔ پھر آسمان اوّل و دوم و سوم و چہارم کو اور کے حالات اور کیفیات کی جدا جدا تشریح فرمائیے اور پھر اس امکان کو پیش کیجئے اور ساتھ ہی اس کے جب یہ عام طور ممکن ہے تو پھر مسیح کی تخصیص کی وجہ بیان کر دیجئے۔ اور وہ آلات جس کے ذریعہ سے مسیح کا صعود واقعہ ہوا ذرا اُن کا بھی کچھ حال لکھ دیجئے۔ اور جو یہ کہیں کہ خاک اور پانی دوسرے عنصر میں تبدیل ہو کر آسمان پر چڑھے تھے جیسے آپ نے پانی کے ہوا ہو جانے کا مشاہدہ لکھا ہے تو پھر تو وہ اس وقت وہ چار عناصر نہ تھے بلکہ صرف دو رہ گئے تھے اور جب ایک جسم کی خاک اور پانی ہوا اور آگ ہو جائیں تو پھر وہ جسم ہی نہیں رہتا وہ کوئی اور جسم ہو جاتا ہے اور یہ بات خارج از بحث ہے +

کیا حضرات ایلیا اور ادریس علیہم السلام کا آسمان پر جانا قرآن کریم مانتا ہے؟ اس پر قرآن کریم سے کونسی دلیل آپ پیش کرتے ہیں جس میں آسمان کا ذکر ہو +

منشی صاحب بحث آسمان پر چڑھنے کی کر رہے ہو یا ستاروں اور سورج میں جانے کی۔ مسٹر آراگو فرنچ عالم علم ہیئت کی رائے تو آسمان کے متعلق نہیں۔ اور اگر ہو بھی تو وہ کوئی نص شرعی نہیں۔ کیا اس رائے کو پیش کر کے آپ بجائے آسمان کے ریسمان کی باتیں نہیں کر رہے +

منشی صاحب نے حدیث کسوف وخسوف کے معنے بھی نہایت عالمانہ طرز پر سمجھے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں کہ خرق عادت کے طور پر اوّل رات رمضان میں چاند کا گرہن ہوگا اور نصف رمضان میں سورج کا +

ہم اس کے سوائے اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ:۔

بریں عقل و دانش بباید گریست + بندۂ خدا پہلے یہ تو دیکھو کہ آپ کے گھر میں آپ کے بزرگوں نے اس کے کیا معنے کئے ہیں۔ اگر آپ کی سمجھ صحیح ہے تو آپ کے حافظ لکھو کے والے جن کو آپ ایک مشہور بزرگ مانتے ہیں۔

؎ تیرہ چن ستویں اٹھویں سورج گرہن ہوسی اس سالے الخ

کہاں سے لے آئے۔ کیا آپ کی سمجھ صحیح ہے یا حافظ صاحب کی۔ ایسا ہی آثار قیامت کی کتب میں ذرا غور سے اس حدیث کے معنے پڑھے ہوتے۔ اور اس بات پر بھی غور کی ہوتی کہ عربی زبان میں پہلی رات کے چاند کو ہلال کہتے ہیں۔ قمر نہیں کہتے۔ اور ہلال کا منکسف ہونا ناممکن ہے۔ کیونکہ وہ تو خود پہلے ہی سے منکسف ہے۔ اور اگر یہ خیال کیا جائے کہ اُس زمانہ میں پہلی رات کو چاند پورا گول ہو جائے گا تو قرآن شریف کے رو سے یہ محال ثابت ہوتا ہے۔ منشی جی علوم اپنے اصول سے سمجھے جاتے ہیں۔ چاند ہمیشہ ۱۳-۱۴-۱۵- تاریخوں میں پورا گول ہوتا ہے اور انہیں تاریخوں میں اس کو گرہن لگتا ہے اور سورج کو ۲۷-۲۸-۲۹ تاریخوں میں گرہن لگا کرتا ہے۔ پس چاند کا اپنے گرہن لگنے کی پہلی رات یعنے ۱۳ تاریخ اور سورج کا گرہن لگنے کے درمیانی دن یعنے ۲۸ تاریخ کو رمضان میں گرہن لگنا اس حدیث سے مراد ہے +

منشی جی لا مھدی الا عیسیٰ کی طرف بھی توجہ کریں۔ آپ ہی بتائیں کہ سب معراج جب آنحضرت صلعم ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ وغیرہم علیہم السلام سے ملاقات ہوئی تو اُس وقت کونسی خاص بات آپ نے عیسیٰ میں دیکھی جس سے آپ نے ہمیں یہ فرمایا کہ اور تو سب فوت شدہ تھے مگر صرف عیسیٰ علیہ السلام زندہ تھے جب سب ایک حالت میں نظر آئے تو مسیح کیونکر زندہ مانا جا سکتا ہے +

آپ نے کہاں دیکھا ہے کہ دمشق سے قادیان مراد لیا گیا ہے۔ حدیث میں **من جانب الشرقی من الدمشق** الفاظ ہیں۔ اور جغرافیہ کو کہ قادیان بھی صحیح طور پر دمشق سے مشرقی جانب کو خط استوا میں ظاہر ہے۔ اور یہی مراد لی گئی ہے۔ اپنی بناوٹی باتوں کے آپ ذمہ وار ہیں +

ہم یہ چند باتیں مختصر طور پر لکھ کر منشی پیر بخش صاحب اور اُن کے مددگاروں اور دوستوں کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ کہ خدا کے لئے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ساری کتابیں پڑھیں اور تحقیق حق کی خاطر پڑھیں۔ اور خدا سے دعا کرتے رہیں اور پھر جو کچھ اُن کی سمجھ میں آئے اُس کے مطابق فیصلہ کر لیں۔ اَدھورا علم مہلک ہوتا ہے۔ اور ہم کو امید ہے کہ انشاء اللہ آپ کے رسالہ کا جواب لیکر ہم پھر کبھی کاغذوں میں آپ سے ملینگے +

معراج الدین عمر

*

خطبات نور

یہ بھی خدا تعالےٰ کا فضل ہے کہ جس کام کے کرنے کا کوئی شخص ارادہ کرے۔ اس کے تکمیل کی توفیق بھی خدا اس کو دیوے ورنہ کون نہیں چاہتا۔ کہ اس کے ہاتھ سے خدمت دین ہو۔ مدت سے میری خواہش تھی۔ کہ کسی نہ کسی رنگ میں خدا مجھے بھی خدمت دین کی توفیق دیوے۔ سب سے پہلے مَیں نے اُردو **ریویو** میں سے چند مضامین انتخاب کر کے ایک جگہ جمع کئے۔ **خاصکر پردہ۔ تعدد ازدواج۔ طلاق اور سود** پر جو مضامین **ریویو** میں چھپتے رہے۔ وہ میں نے ایک جگہ جمع کر کے بصورت کتاب شائع کرنے کا ارادہ کیا۔ لیکن جس سال میں نے یہ مضامین ترتیب دیئے۔ اسی سال جلسہ کے موقعہ پر ایسے ضروری مضامین کو بصورت ٹریکٹ شائع کرنے کا صدر انجمن نے ارادہ ظاہر کیا۔ اس لئے میں نے ان کو چھپوانے کا خیال چھوڑ دیا۔ مگر میں نے اپنے لئے ان سب مضامین کو ترتیب دیکر بصورت کتاب مجلد کرا لیا۔ اس کے بعد اور بھی کئی ایک ضروری مضامین جمع کئے۔ حال ہی میں اُردو **ریویو** میں اشاعت اسلام اور ینابیع الاسلام پر جو ریویو چھپتا رہا۔ وہ میں نے ترتیب دیکر مجلد کرا لیا۔ یہ ہر دو مضامین بھی علیحدہ بصورت ٹریکٹ چھپ جانے ضروری ہیں۔ کوئی صاحب چھپوانا چاہیں۔ تو میں ان کو مسودات دے سکتا ہوں۔ اسی طرح میں نے خطبات حضرت خلیفۃ المسیح جمع کئے۔ جن کو میں نے اپنے خیال کے مطابق حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے بہتر نذرانہ سمجھا ایک مرتبہ جب میں حاضر خدمت ہوا۔ اور مسودات پیش کئے تو حضور دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ اور فرمایا کہ:۔

میرے تو وہم وگمان میں بھی نہ تھا۔ کہ کوئی ان کو جمع کرے گا۔ بڑی محنت کی ہے۔ جیسی آپ نے ان سے محبت کی ہے۔ خدا آپ سے محبت کرے

حضرت صاحب کے اس اظہار مسرت کو دیکھ کر مجھے تقویت ہو گئی۔ اور میں نے ان کے چھپوانے کا ارادہ کر لیا۔ اور یہ خدا تعالےٰ کا فضل اور احسان ہے کہ خطبات نور کا حصہ اوّل چھپکر تیار ہو گیا ہے۔ اور دوسرا لکھا جا چکا ہے۔ حصہ اوّل میں خطبات جمعہ وعیدین سنہ۱۹۰۱ء سے لیکر سنہ۱۹۰۴ء تک آ چکے ہیں۔ حصہ دوئم میں اپریل سنہ۱۹۱۰ء تک کے تمام خطبات آ گئے ہیں۔ مَیں نے اپنی طرف سے تمام خطبات جمع کرنے میں کوشش کی ہے۔ اگر کوئی غلطی سے رہ گیا ہو۔ تو مجھے ضرور اطلاع دی جاوے تاکہ حصہ سوئم میں شائع کر دیا جاوے +

پہلا حصہ ۱۱۲ صفحہ کا سفید ولایتی $\frac{۱۸\times۲۲}{۸}$ ۲۴ پونڈ کاغذ پر چھپا ہے جسکی قیمت صرف ۸ر ہے +

دوسرا حصہ زیر طبع ہے۔ اس کا حجم ۲۶۸ صفحہ کا ہے جسکی قیمت غالباً ۱۰ر ہوگی۔ **پہلا حصہ بدر ایجنسی سے مل سکتا ہے**۔ بدر اور خاصکر الحکم کی پرانی فائلیں پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جماعت میں کام کرنے کے لئے بہت بڑا ذخیرہ ہے۔ اگر کوئی صاحب ہمت کرے۔ تو کام بہت ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کی ڈائری۔ ملفوظات۔ تقریریں۔ الہامات وغیرہ وغیرہ بہت سے ایسے کام ہیں۔ جن کو تکمیل دینا ہر ایک احمدی کا کام ہے۔ میرے معزز دوست بابو منظور الٰہی صاحب نے بہت بڑا ذخیرہ جمع کیا ہے۔ اور مختلف مضامین کو ترتیب دینے میں بہت بڑی محنت کی ہے۔ خدا جزائے خیر دیوے حضرت مفتی صاحب تو کچھ نہ کچھ کرتے رہتے ہیں اور اپنے استقلال اور نمونہ سے دوسروں کو کام کرنے کی تحریک کرتے رہتے ہیں۔ حال ہی میں آپ نے اشتہارات کو جمع کر کے شائع کرنے کا جو انتظام کیا ہے اس کی جتنی قدر کی جاوے تھوڑی ہے۔ باوجود اس قدر مصروفیت کے آپ نے ان کو شائع کرنے میں جو محنت اُٹھائی ہے۔ اس کا وہی لوگ اندازہ کر سکتے ہیں جنھوں نے خود کبھی کوئی کام کیا ہو۔ میں نے سُنا ہے۔ کہ مفتی صاحب کے پاس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کی وہ ڈائریاں بھی ہیں۔ جو اب تک کسی اخبار میں شائع نہیں ہوئیں امید ہے۔ کہ مفتی صاحب ان کو بھی بصورت کتاب جلد شائع کر کے قوم پر بہت بڑا احسان کرینگے +

خاکسار عبدالحمید

نماز مترجم

نہایت عمدہ۔ خوشنما کاغذ خوشخط جیبی تقطیع پر شیخ مولا بخش صاحب مالک یونائیٹڈ پریس نے چھپوائی ہے۔ قیمت ۱ر فی نسخہ ہے +

ملنے کا پتہ { بدر ایجنسی۔ قادیان
ضلع گورداسپور

ٹریکٹ سیریز

حضرت کے ارشاد کی تعمیل میں دوسرا ٹریکٹ مولوی صوفی غلام محمدؐ صاحب بی۔ اے نے باری تعالےٰ کی ہستی کے ثبوت میں چھاپا ہے۔ اور خوب لکھا ہے۔ اللہ تعالےٰ جزائے خیر دے۔ یہ ٹریکٹ صوفی صاحب احمدیہ انجمنوں کے سکرٹریوں کو برائے تقسیم ارسال کریں گے۔ تیسرا ٹریکٹ لاہور کی احمدیہ ینگ مین ایسوسی ایشن نے شایع کیا ہے۔ اور ان کا ارادہ ہے کہ ماہوار ایسے ٹریکٹ شایع کریں گے۔ اس ٹریکٹ میں حضرت مسیح موعود کی صداقت پر ایک پرزور مضمون ہے۔ اور احمدیہ مجمع الاخوان لاہور سے ملسکتا ہے اس ٹریکٹ کو دیکھکر حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا:۔ بہت عمدہ ہے۔ بڑے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جن کے ہاتھوں سے ایسے کام نیکی کے ہوں +

درخواست جنازہ

(۱) برادر قاضی محمد عالم قاضی کوٹ سے اپنی بی بی مرحومہ کیواسطے احباب سے دعائے جنازہ کی درخواست کرتے ہیں۔ مرحومہ ۲۶۔ اگست پہلی شب کو نوت ہوئی۔ سلسلہ حقہ سے بہت اخلاص رکھتی تھی۔ اپنے کئی زیور فروخت کر کے سلسلہ میں امداد دی تھی۔ اللہ تعالیٰ مغفرت کرے +

(۲) ہمارے معزز دوست منشی محمد الدین صاحب اپیل نویس سیالکوٹی ۵ ستمبر کو قادیان میں نوت ہوئے۔ اور ان کی وصیت کے مطابق مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے خوب آدمی تھے۔ اللہ تعالےٰ مغفرت کرے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے جنازہ پڑھایا۔ احباب نماز جنازہ پڑہیں۔ اور مرحوم کے پس ماندگان کی بہتری کیواسطے دعا کریں۔

(۳) برادر محمد سعید احمدی ولد میاں چراغدین کی بیوی بعارضہ ہیضہ فوت ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعائے جنازہ سے مدد کریں۔

دُعا مدد

(۱) برادر ثناء اللہ صاحب اپنے نیک ارادوں میں مظفر و منصور ہونے کیلئے احباب احمدیہ سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(۲) حکیم سردار علی صاحب احمدی برادر زادہ حضرت خلیفۃ المسیح میانی میں بیمار ہیں احباب ان کی صحت کیواسطے دعا کریں۔

کلام امیر مُفت

برادر محمد عبداللہ خانصاحب نے کسی مسکین کے نام کلام امیر جاری کرنے کے واسطے مبلغ عا دئیے ہیں۔ کسی کی درخواست آنے پر جاری کیا جاویگا۔

حسن میاں پھلواری

یہ وہی بزرگ ہیں جنکی کتاب میلاد یہ بدر میں بہی ریویو ہو چکا ہے۔ اور میں نے ریویو کے علاوہ بھی کچھ عرض کیا تہا۔ آپ نے اہلحدیث کے بنی نمبر میں ایک نقرہ لکھکر خواہ مخواہ ایک پاک جماعت کی دل آزاری کی ہے کہ اب کوئی نبی مبعوث نہیں ہوسکتا۔ نہ عرب میں نہ ہند میں نہ دارالزبان میں نہ دارالامان میں۔

صاف ظاہر ہے یہ جلے دل کے پھپھولے پھوڑے گئے ہیں۔ میں حیران ہوں شاہ سلیمان کے لخت جگر کا یہ عقیدہ نہ اس آیت قرآنی پر مبنی ہے کہ یٰبنی آدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم آیتی فمن اتقی واصلح فلا خوف علیہم ولا ھم یحزنون ۔ نہ مسلم کی اس حدیث پر کہ آخری زمانے میں عیسیٰ نبی اللہ آئیگا۔ نہ مولانا روم کے اس شعر پر

آن نبی وقت باشد اے عزیز

نہ سید عبدالکریم ابن ابراہیم الجیلانی کے اس قول پر۔ بقولہ واشوقاہ الی اخوانی الذین یاتون من بعدی الحدیث فہو اشارۃ الی انبیاء الاولیاء یرید بذلک نبوۃ القرب والاعلام والانسان کامل، نہ شیخ اکبر رضؓ کے اس قول پر۔ فان النبوۃ التی انقطعت بوجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ھی نبوۃ التشریع لا مقامہا +

پھر اس سے زیادہ اگر وہ اپنے سلسلے کے بزرگوں کی فہرست چاہیں تو پیش کروں جو مکالمہ و مخاطبہ الہی سے سرفراز ہوئے اور حضرت مرزا غلام احمدؐ علیہ السلام کی نبوۃ کے بھی یہی معنی ہیں

(اکمل۔ قادیان)

ضرورت

دفتر سکرٹری میں محرر معیم کی اسامی پر ایسے شخص کی ضرورت ہے۔ جو انٹرنس پاس ہو۔ دفتر کے کام سے واقف ہو۔ اگر انٹرنس پاس نہ ہو تو کام میں تجربہ خاص ہو۔ تنخواہ ابتدائی بیس روپیہ ماہوار دو روپیہ سالانہ ترقی اور تیس روپیہ انتہائی تنخواہ ہے۔ درخواست اردو انگریزی خط میں آنی چاہیئے (سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان)

میاں محمد حسن صاحب رضؓ

کو بغرض فراہمی چندہ ضلع جالندھر و ہوشیارپور بھیجا گیا ہے۔ ہر دو ضلع کے احمدی احباب ہر طرح سے ان کی مدد فرما کر مشکور فرماویں

(سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان)

اڈیٹر صاحب اخبار ہند لاہور پبلک کو اطلاع دیتے ہیں کہ ہندوکا کرشن نمبر جو صاحب چاہیں ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر ان کے دفتر سے منگوا لیں۔

اخبار عالم پر ایک نظر

مسلم یونیورسٹی کو جا... پڑھنے کے سبب

کلکتہ کے ایک سیٹھ صاحب اپنا دس ہزار روپیہ بنک سے واپس لیا۔ جو اسی شرط پر دیا گیا تہا۔ نیوزیلنڈ میں ایک سبز پتھر کا پہاڑ دریافت ہوا ہے۔ لکھنو کے اخبار مسلم گزٹ سے پانچسو روپیے کی ضمانت رکھوائی گئی۔

انگلستان سکندریہ پر ایک جنگی بیڑہ جہازات مقیم رکھنا چاہتا ہے۔ مصری پبلک اس کے خلاف ہے۔ کثرت باراں اور طوفان سے انگلستان کے ایک علاقہ میں لاکھوں روپیے کا نقصان ہوا۔

خوشی سے یہ بات سنی گئی کہ وطن اور زمیندار میں صلح ہو گئی ہے مگر یہ بات صاحب پیسہ کو ناگوار معلوم ہوتی ہے انہوں نے ایسے مضامین لکھے ہیں۔ جنسے آگ بجائے بجہنے کے اور بھڑکے۔ مگر خوف ہے کہ اس کا نتیجہ خود پیسہ کو پہنچا ئے۔

بلغاریہ میں شورش برپا ہے۔ کریٹ والوں کی سازش پکڑی گئی ہے۔ جزیرہ ساموس پر چند یونانی کہڑا کرنا چاہتے تھے۔

یونان کے جنگ طرابلس سے فایدہ اٹھانیکی نیت سے ترکی سرحد پر چھیڑ چھاڑ شروع کی ہے۔ بلغاریہ سرویا اور یونان نے ترکوں کے خلاف اتحاد کیا ہے۔

ڈاکو میں قبایل عرب اور فرانسیسیوں کے درمیان چھوٹی چھوٹی لڑائیاں ہو رہی ہیں یہ خار وار لقمہ فرانس کے حلق سے بآسانی اترتا ہوا نظر نہیں آتا۔

مراکو کے نئے سلطان کا نام یوسف ہے۔ جاپان کے نئے بادشاہ کا نام ماتسو ہیٹو ہے۔

بقول اخبار مسافر آگرہ سینہ دیو آریہ (سابق غلام حیدر) ایک مکروہ الزام کی بنا پر گوروکل سے نکالا گیا ہے +

ممبئی میں ہندو عورتوں نے ایک پولیٹیکل انجمن بنائی ہے۔

بنگال کے ڈاکوؤں نے کلکتہ کے ڈپٹی کمشنر کو جو انکا انسداد کرنے گئے تھے مار مار کر ادھموا کر دیا۔

بلا لحاظ اس امر کے کہ کوئی کالج ستمبر یا اکتوبر کی کس تاریخ کو کھلیگا کوئی طالبعلم تاریخ افتتاح سے سات روز گذرنے کے بعد کسی نئی جماعت میں داخل نہ کیا جاویگا۔

ایک انگریز نے کلکتہ کے ایک اخبار میں چٹھی چھاپی ہے کہ مسلمان یونیورسٹی کے خیال کو چھوڑ دیں۔

ضمیمہ درس

اس اخبار کیساتھ ضمیمہ درس قرآن شریف صفحات ۳۳۹ تا ۳۴۰ شایع کئے جاتے ہیں +

اصلی ممیرہ اور ممیرے کا سرمہ ۱۱/۱۲

اصلی ممیرہ اور ممیرے کے سُرمے کا اعلان عرصے سے شائع ہو رہا ہے اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اُٹھایا ہے یہ سُرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب مدظلہٗ کا بنایا ہوا ہے۔ آپ نے اس سرمے کے متعلق فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است"۔ یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑوال۔ سبل اور سُرخی اور ابتدائی موتیا بند امراض چشم کے لئے مفید ہے۔ قیمت سرمہ اول قسم فی تولہ عا۔ قسم دوم عہ

اصلی ممیرہ جس کی قیمت عہ فی تولہ ہے فی الحال دو ماہ کے لئے اس کی رعائتی قیمت ۳ے فی تولہ کر دی ہے۔ بعض ضروریات نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کر دیا ہے ترکیب استعمال۔ ممیرہ پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک پیس کر آنکھوں میں ڈالا جاوے۔ یہ سرمہ خاص کر گرمی کے موسم میں جس کی آنکھیں دکھتی ہوں۔ تو اُن کے لئے بہت مفید و مجرب ہے۔

المشتہر۔ احمد نور۔ کابلی۔ مہاجر۔ سوداگر قادیان ضلع گورداسپور

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جس کی عبارت یہ ہے۔

مقوی جمیع اعضاء نافع مرع۔ مشتہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح دافع بواسیر و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شیخوخیت۔ فساد بلغم و قاتل کرم شکم۔ مفتت سنگ گردہ مثانہ و سلسل بول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ قیمت قسم اول عہ تولہ قسم دوم آٹھ آنہ تولہ ہے۔

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدہ اور پشاوری۔ بادامی۔ سیاہ اور سفید۔ ماشی۔ ریشمی اور سوتی۔ ٹسری صافے سفید اور بادامی۔ اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہیں۔

المشتہر

احمد نور۔ کابلی۔ مہاجر۔ سوداگر۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں ۲۲/۲۵

فصلی بخار اور طحال کی دوا

یہ دوا اونتیس سال سے سارے ہندوستان میں استعمال کی جاتی ہے اگر آپ بخار میں مُبتلا ہوں اور سب قسم کے علاج کرا کے تنگ آ گئے ہوں تو اس مجرب دوا کو ایک مرتبہ ضرور منگا کر استعمال کریں اس میں چند فائدے لاجواب ہیں۔ یہ ملیریا کیڑوں کو مار دیتی ہے اس لئے کہ اس کی چار پانچ خوراک پیتے ہی بخار کا آنا بند ہو جاتا ہے۔ اور یہ خون کو گاڑھا کر دیتی۔ اور تلی کو گراتی ہے

قیمت شیشی کلاں ۱۴/ چودہ آنہ محصول ۶/ چھ آنہ دو شیشی تک آٹھ آنہ (۸/)
قیمت شیشی خورد آٹھ آنہ (۸/) محصولڈاک پانچ آنہ (۵/) دو شیشی تک (۶/)

داد کا مجرب مرہم

ایک مرتبہ کے لگانے سے کھُجلی اچھی ہو جاتی ہے۔ دو تین مرتبہ کے لگانے ایک دم اچھا ہو جاتا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۴/ محصولڈاک ایک سے ۶ ڈبیہ تک پانچ آنہ (۵/) اور بارہ ڈبیہ تک چھ آنہ (۶/)

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت سٹریٹ کلکتہ

چشمۂ زندگی ۱۳/۱۴

اہل وطن کی متفقہ آواز بلند! قابل غور!!

جناب خلیفۃ المسیح حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب تحریر فرماتے ہیں یہ کتاب مجھے اپنے مضمون میں پسند آئی ہے۔ مہتہ سیتا رام دت وید کویرنجن صدر بازار راولپنڈی کی محنت بہت قابل قدر ہے مجھے بڑی خوشی ہو گی اگر ملک اس رسالہ کی قدر کرے۔

مشہور علامہ پیر مولوی مہر علی شاہ صاحب گولڑہ سے رقم فرماتے ہیں۔ کہ رفاہ خلق کے لئے یہ ہدایات نہائت ضروری اور مفید تھے جن کی اشاعت کی توفیق حکیم مطلق نے آپ کو عطا فرما کر نعم الرفیق و حبذا الشفیق کہلانے کا استحقاق بخشا۔ خوش نصیب ہو گا۔ وہ جس نے حفظ ماتقدم یا تدارک مافات کا حصہ ان نایاب قابل قدر ہدایات سے لیا۔

حاذق الملک حکیم حافظ اجمل خان صاحب رئیس اعظم دہلی۔ میں نے چشمۂ زندگی کو جستہ جستہ دیکھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ کتاب مفید ثابت ہو گی لائق مؤلف نے اس کے جمع کرنے میں خاص محنت کی ہے۔

نوٹ:۔ (۳۵۱) صفحہ کی مجلد باتصویر رنگین قیمت عہ محصول ۳/ دو جلد پر محصول معاف چار جلد پر بیس فی صدی کمیشن۔

آلہ وستی جنتر

جس کے ذریعہ گذشتہ چھ سال کے عرصہ میں ۵۰۰۰ ہزار اشخاص مستفید ہو چکے ہیں۔ بدہضمی قبض دائمی۔ مردانہ۔ زنانہ امراض۔ بواسیر۔ یرقان۔ دمہ۔ تپ دق۔ بخار۔ سردرد۔ زکام وغیرہ کے لئے ایک مستند آلہ مانا گیا ہے۔ مفصل واقفیت کے لئے چھوٹے سائز کی دو سو صفحہ کی مجلد کتاب شودھن ودھی قیمت ۶/ منگوا کر ایک مفید سچائی سے آگاہی پاؤ۔

تجربات **جناب سعد اکرم خان صاحب تحصیلدار جہوں** لکھتے ہیں۔ ایک عدد وستی جنتر آپ سے منگوایا جیسی صفت تھی ویسے ہی پایا ایک آلہ اور ارسال کریں۔

حکیم رسول شاہ بھون (جہلم) آپ سے حال ہی میں جو آلہ منگوایا اس نے کئی جانوں کو بچایا۔

حکیم تارا چند زبدۃ الحکما گجرات۔ آپ سے دو عدد آلہ منگوائے تھے۔ بچوں سے بوڑھوں تک کو نہائت مفید ہے۔

لالہ رلا رام اکسٹرا اسسٹنٹ گوجرانوالہ۔ ایک وستی جنتر اور بھیجیں۔ واقعی مفید چیز ہے۔

مع سامان۔ اعلیٰ قسم۔ قیمت پانچ روپے۔ محصول ۴/

پتہ۔ مہتہ سیتا رام دت وید کویرنجن آدتیہ اوشدھالیہ
صدر بازار راولپنڈی